

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب سے پہلے رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز پاکستانی لکھنے والے ناولز ہونے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

سر ہلایا۔ اوکے مس لاشاری میں کل صبح ہی واپس آتا ہوں اللہ حافظ
 --- ار مہام کی بات پر وہ اللہ حافظ کہہ گئی۔

کدھر مر گئی کلمو ہی؟؟؟ بینا بیگم چلائی ایک کونے سے ہانپتے کانتے وہ
 نازک جان باہر آئی۔ تائی ماں۔ وہ لرزرتے لہجے میں بولی۔ تیرا باپ یا
 تیری ماں آکر کام کرے گی۔۔۔ ان کی بات پر اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔
 کام وہ کریں جنہیں ضرورت ہے اوزالہ آج سے کوئی کام نہیں کرے
 گی۔ ایک مردانہ بھاری آواز پر جہاں بینا بیگم ٹھٹھکی وہی اوزالہ کے
 چہرے پر خوشی چمکی۔۔۔ اوبھائی کون ہو تم کدھر منہ اٹھا کر چکے آرہے ہو
 ۔ بینا بیگم کڑے تیوروں سے بولیں۔ کائے کو آتا چیخ ریلی اے اماں
 بڑھاپے میں گلہ ولہ خرب ہو گیا تو تھیک نی ہونے کا۔ درک نے مسکرا

کر کہا تو ان کی آنکھیں پھیلی اوزالہ نے مسکراہٹ دبائی۔ تم ہو جو بھی ہو
 چپ چاپ یہاں سے نکلو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ بینا بیگم دانت پیس کر
 بولیں۔ دیکھ اماں میں ہو درک اس پورے شہر کا اکلوتا ڈون تو تو جانتی
 ہے میں الٹی کھوپڑی کا بندہ ہوں مارنا میرا شوق ہے اور اپنے شوق کو میں
 بے مول ہونے نہیں دیتا۔ درک کے سر دلہے ہر وہ کانپی۔ اوزالہ نے
 اپنی تائی ماں کو دیکھا۔ چاہتے کیا ہو؟؟؟ انہوں نے سنبھل کر پوچھا۔
 معصومیت!!! وہ صرف ایک لفظ بولا۔ مطلب؟؟؟ انہوں نے
 نا سمجھی سے پوچھا اوزالہ نے بھی حیرت سے اس کو دیکھا۔ مطلب مجھے
 اوزالہ گل چاہیے۔ اس کی بات پر جہاں اوزالہ خوش ہوئی وہی پریشان
 بھی ہوئی جب کہ بینا بیگم اچھنبے سے دونوں کو دیکھا۔

کرتے ان دونوں کی جانب بڑھی۔ روحان اور تراب نے ایک نظر پوری یونی پر ڈالی۔۔۔ تراب کی نظر سامنے سے آتی گول مٹول سی لڑکی پر پڑی جس کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔ حان وہ دیکھ شکار خود چل کر اپنے پاس آ رہا ہے۔۔۔ تراب نے خبیث مسکراہٹ سے کہا تو روحان کی آنکھیں بھی فل آب و تاب سے چمکی۔۔۔ ہیلو آئی ایم فلک فرسٹ سمسٹر سٹوڈینٹ۔۔۔ فلک ان کے پاس آتی آنکھیں پٹیٹا کر بولی۔۔۔ ہائے۔۔۔ دونوں نے مسکرا کر کہا۔۔۔ ان کی تو آوازیں بھی ملتی ہیں۔۔۔ فلک نے خود سے کہا اور ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ چاہت دور سے ان کو دیکھ رہی تھی۔ آپ اپنا انٹرو نہیں دیں گیں کیا؟؟ فلک نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ آئی ایم تراب خانزادہ اینڈ ہرمائی ٹوئن برادر روحان خانزادہ۔۔۔ تراب نے مسکرا کر کہا تو وہ متاثر ہوئی جو بھی تھا

مسکراہٹ بندے کی کمال تھی اوپر سے انگلش بولتے ہوئے وہ پٹھان
 شہزادہ انگریز معلوم ہوتا تھا۔ نائس ٹومیٹ یو تراب اینڈ روحان
 خانزادہ!!! وہ مسکرا کر بولی اور شیطانی مسکراہٹ سے اپنے پین کی کیپ
 اتاری۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے آگے بڑھے۔۔۔ فلک نے
 جان بوجھ کر پین جھٹکا۔۔۔ جس سے ان دونوں کی وائٹ شرٹ پر انک
 پھیلی۔۔۔ دونوں نے دانت پیستے اس کو دیکھا۔۔۔ اوپس سوری!!!!
 فلک آنکھیں پٹیٹا کر بولی تو تراب نے اس کو دیکھا۔۔۔ کسی کے پاس
 انک کی ڈبی ہے۔۔۔۔۔ تراب اونچی آواز میں چلایا۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ
 سرخ تھا۔۔۔۔۔ شرارت اپنی جگہ لیکن وہ دونوں اپنے کپڑوں پر ایک داغ
 بھی برداشت نہیں کرتے تھے اور اس وقت وہ ملبوس بھی اس شرٹ
 میں تھے جو ان کی موسٹ فیورٹ تھی۔۔۔ چاہت نے اس کا سرخ چہرہ

دیکھا اور جلدی سے ان کی جانب بڑھی۔ یہ لیجئے۔۔۔ ایک لڑکے نے مسکرا کر اس کو انک پکڑائی۔ آپ سے اگر غلطی ہوتی تو میں یہ معاف کر دیتا مس لیکن آپ نے جان بوجھ کر یہ کیا ہے اس کے علاوہ جو ہوتا ہم برداشت کر لیتے لیکن اپنے کپڑوں پر داغ نہیں تو اس کی سزا تو بنتی ہے۔۔۔ روحان نے سنجیدگی سے کہا تو فلک نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔۔۔ اگلے ہی پل اس کا منہ حیرت سے کھلا۔۔۔ تراب خانزادہ پوری انک کی ڈبی اس کے اوپر پھینک چکا تھا۔۔۔ سب نے حیرت سے اس کو دیکھا you mad بھلا ایک شرٹ خراب ہونے پر ایسا کون کرتا ہے۔۔۔ تراب نے ایک ادا !!! yes I am (پاگل)۔۔۔ فلک چلائی۔۔۔ سے کہا اور وہاں سے نکلا۔۔۔ جاتے جاتے روحان نے ایک نظر ساتھ کھڑی چاہت پر ڈالی۔۔۔ آپ سمجھدار لگتی ہیں اپنی دوست کو سمجھا دیں

تراب خانزادہ اور روحان خانزادہ سے پنگنائیں۔۔۔ روحان کے لہجے ہر
وہ سر ہلا گئی۔۔۔ چھوڑو گی نہیں اس تراب کے بچے کو۔۔۔ فلک تپ کر
بولی اور اپنے چہرے سے انک صاف کی۔۔

یمہان درانی پاکستان میں قدم رکھ چکا تھا۔۔۔ مشعل نے خوشی سے ادھر
ادھر دیکھا۔۔۔ ہائے کتنا بدل گیا ہے پاکستان!!! بے بے نے کہا تو
یمہان مسکرایا۔۔۔ ہاں تو کدھر جانا ہے پہلے!!! فلک کے پاس یا بدر
شاہ کے پاس۔۔۔ یمہان نے پوچھا تو بے بے نے کندھے اچکائے۔۔۔
فلک کے گھر چلتے ہیں بدر بھیا بھی وہی آجائیں گیں۔۔۔ مشعل چہکی تو وہ

آپ لوگ بیٹھیں میں واشروم سے آتا ہوں۔۔۔ یہمان ان کو کہتے بولا تو مشعل نے سر ہلایا۔ یہمان واشروم کی طرف بڑھا۔۔۔ یہمان نے منہ پر رومال باندھا کیوں کہ اس کو ڈسٹ سے الرجی تھی اور وہاں تھوڑا کام ہو رہا تھا جس کی وجہ سے ڈسٹ ہو رہی تھی۔۔۔ یہمان فون نکالتے ہوئے ایک واشروم میں داخل ہوا۔۔۔ ہاتھ دھوتی حور نے اس کو خوف سے دیکھا۔۔۔ آہ۔۔۔ حور نے چیخ ماری تو یہمان نے گھبرا کر اس کو دیکھا۔۔۔ سس سوری۔۔۔ وہ جلدی سے کہتے باہر نکلا۔۔۔ حور نے منظبوطی سے پاس پڑاؤنڈا اٹھایا اس کو لگ رہا تھا وہ رومال باندھے شخص اس کو پکڑنے آیا ہے۔۔۔

یہ گل چہرے اڑاتی تھی تو باہر عمر دیکھ اور حرکتیں دیکھ۔۔۔ بینا بیگم غم و غصے سے اوزالہ پر چلائیں۔۔۔ اوزالہ کانپی اور شکوہ کناں نظروں سے درک کو دیکھا۔ یہی عمر ہوتی ہے گل چہرے اڑانے کی اب تیری طرح بوڑھی عورت کو کون منہ لائے گا۔۔۔ درک نے بے شرمی کی انتہا کرتے کہا تو ان کی آنکھیں پھیلی۔ یہ یہ دیکھ اوزالہ تیرے سامنے تیری تائی ماں کی بے عزتی کر رہا ہے ایسے لڑکے سے شادی کرے گی تو۔۔۔ انہوں نے اوزالہ سے کہا تو وہ اس کو دیکھنے لگی۔۔۔ اوزالہ اس بڑھیا کی باتوں میں نسین آنے کا آجا میرے ساتھ مئے بولا تھا تجھے کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ درک سنجیدہ لہجے میں بولا تو اوزالہ نے دونوں کو دیکھا۔۔۔ چلنا شادی کرتے ہیں آپن دونوں!!! درک نے کہا تو وہ اس کو دیکھتے سر جھکا

گئی۔۔۔ اوزالہ تم اندر جاؤ میں بات کرتی اس سے!!! اپنی تائی ماں کی
 بات سن کر وہ سر ہلاتی اندر بڑھی۔ درک نے تسلی سے پاؤں پسارے
 جان گیا تھا ان کے من میں کیا چل رہا ہے۔ کیا چاہیئے تیرے کو
 ؟؟ درک نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو بینا بیگم نے اس کی طرف دیکھا
 ۔۔۔ پورے ایک کروڑوں گی میں اس کو دینے کے ورنہ یہ تمہاری نہیں
 ہوگی۔۔۔ بینا بیگم خباثت سے بولی تو درک نے افسوس سے ان کو دیکھا
 ۔۔۔ لالچی لوگ دیکھے پر تیرے سے کم کم!!! درک کے کہنے ہر وہ
 مسکرائی۔ بتاؤ منظور ہے؟؟؟ بینا بیگم نے پوچھا تو درک قدم بہ قدم چلتا
 ان کے نزدیک آیا۔۔۔ وہ درک کا "ع" بن چکی ہے!! "ع" کے بغیر
 عشق بھی نامکمل ہے۔ اور درک اپنے "ع" کے کیئے ایک کروڑ تو کیا
 پوری کائنات وار سکتا ہے۔۔۔ درک کا سرد لہجہ ان کو کپکپی چھڑا گیا۔۔۔

پیسے دو اور لے جاؤ پھر جو مرضی کرو مجھے کیا۔۔ وہ بولی تو درک نے سر ہلایا۔۔۔ بینا بیگم مسکرائی جانتی تھی گلی کا آوارہ غنڈا ہے اس کے پاس اتنے پیسے ہونگے ہی نہیں۔۔۔ درک نے جیب سے فون نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا۔۔۔ ہیلو!!!! دو کروڑ کیش ابھی اسی وقت لے کر یہاں پہنچو!!!! درک کی سنجیدہ آواز پر ان کی آنکھیں پھیلی۔ درک نے ایک نظر مسکرا کر ان کو دیکھا۔۔۔ اگلے پانچ منٹ میں بدر شاہ ایک بریف کیس کے ساتھ وہاں تھا۔۔۔ ایک کروڑ تمہاری مانگ اور یہ ایک کروڑ میری بیوی کا صدقہ۔۔۔ درک نے کہا تو ان کی آنکھیں پھٹی۔

بگ باس یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟ بدر نے حیرت سے پوچھا۔ بتاتا ہوں۔۔۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اوزالہ اور بدر کار میں بیٹھے تھے۔۔۔ اوزالہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔ اونہوں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں

نا۔۔ درک مسکرا کر بولا تو اس نے گلٹی نیچے اتاری۔ بدر شاہ تم گواہان اور قاضی کو لے کر فلیٹ نمبر 009 میں پہنچو!!!! درک کی بات ہر بدر نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔ بگ باس!!!! بدر نے اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتا گاڑی سے اتر۔



یمہان نے اس کے دیکھ کر نظریں پھیری وہ آگے بڑھا اور حور نے جیسے ہی اس پر ڈنڈے سے وار کرنا چاہا یمہان نے اپنے بچاؤ کے لیے اسکا ہاتھ پکڑا چانک حور کا توازن بگڑا اس سے پہلے وہ گرتی یمہان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو پکڑا۔۔ حور کی آنکھیں پھیلی۔۔ اور یمہان کا

رکھا۔۔۔ حور رابعہ بیگم کے گلے لگی کھڑی تھی۔ یہمان نے ناک سے
رومال کھینچا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ار مہام نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔ حور
نے حیرت سے ار مہام کو دیکھا۔۔۔ یہمان نے سرد نظروں سے اسکو
دیکھا۔۔۔۔۔ بدلے کے لیے تیار رہنا ار مہام زیدی کیونکہ یہمان درانی
ڈنکے کی چوٹ پر بدلہ لیتا ہے۔۔۔ یہمان سرد لہجے میں کہتے وہاں سے
نکلا بے اور مشعل اس کے پیچھے بھاگیں۔ بھااا آپ نے اس کو جانے
کیوں دیا۔۔۔ حور نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ ار مہام نے کچھ نہیں کہا اور
مینجر کی طرف بڑھا۔۔۔ حور اور رابعہ بیگم نے اک دوسرے کو دیکھا
اور اس کے ساتھ بڑھی۔۔۔ ایم کمانڈر ار مہام زیدی۔ مجھے دس منٹ
پہلے کی فوٹیج دیکھنی ہے واٹر روم والی سائیڈ کی !!! ار مہام کے سرد لہجے
ہر دوسرے ہلاتا فوٹیج لگا گیا۔ ار مہام نے پوری فوٹیج دیکھی اس کا شک سہی

تھا حور کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ ار مہام نے مڑ کر حور کو دیکھا۔۔۔ آپ
کی غلط فہمی پر کیا ہو گیا۔۔ وہ ترکی کا بزنس مین ہے سب جانتے ہیں وہ
لڑکیوں سے کتنا چڑتا ہے،،، آپ کی وجہ سے سب کے سامنے اس پر
الزام لگا اور جتنا میں اس کو جانتا ہوں وہ بدلہ نہیں چھوڑتا میں نے بنا
سوچے سمجھے اس پر وار کیا ہے۔۔ ار مہام کی بات ہر حور کا سر شرمندگی
سے جھکا۔۔ بیٹا ہم اس سے معافی مانگ لیتے ہیں۔۔۔ رابعہ بیگم نے
دھیرے سے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔ چلو دیکھتے ہیں!!! ار مہام گہری سانس
لے کر بولا اور باہر کی جانب بڑھا۔

تراب خان نے شرارت سے روحان کو دیکھا اور آنکھ و نک کی۔۔
 روحان نے بیسٹ آف لک کا اشارہ کیا۔۔ تراب کلاس میں داخل ہوا
 فلک اور چاہت نے اس کو دیکھا لیکن وہ اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔۔۔ آہم
 آہم یہاں پروفیسر ز کی کوئی عزت نہیں ہے کیا؟؟؟ تراب نے سنجیدہ
 لہجے میں کہا تو فلک کی آنکھیں پھیلی اس کے چہرے پر پریشانی ابھری
 ۔۔۔ سب سٹوڈینٹ کھڑے ہوئے۔۔۔ ویکم سر!!! وہ سب با آواز بلند
 بولے تو تراب مسکرایا اور ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

میں ہوں تراب خانزادہ،،، لندن سے پاک آیا ہوا۔۔ مجھے وہ سکون کہی
 نہیں ملا جو یہاں پاکستان میں آکر ملا۔۔۔ تراب سنجیدہ لہجے میں بول رہا
 تھا سب اس کی بات دھیان سے سن رہے تھے۔۔۔ اے اوئے پروفیسر

آرہے ہیں!!! روحان کی آواز اس کی کان میں گونجی تو وہ سر ہلا گیا۔۔۔
 تو میں یہ کہہ رہا تھا!!! مجھے کوئی پٹائے کا ناسوچے کیونکہ میری آلریڈی
 دس گر لفرینڈ ہیں۔۔۔ بہت تنگ کرتی ہیں یار کبھی ایزی لوڈ، کبھی پرفیوم
 اور کبھی کچھ مانگتی ہیں میں بچارا غریب ہوں اور آپ کالوگوں کا دل بھی
 نہیں توڑ سکتا تو جس نے میری گر لفرینڈ بننا ہو وہ مجھے تھوڑے پیسے ویسے
 دے دے تب ہی میں اس کو گر لفرینڈ بناؤ گا۔۔۔ چلتا ہوں میری کلاس
 سٹارٹ ہو گئی ہے سکینڈ سمسٹر میں پڑھتا ہوں میں جس کو آفر قبول ہو
 آجانا۔۔۔ تراب جلدی سے کہہ کر قہقہہ لگاتے وہاں سے نکالا۔۔۔ پوری
 کلاس کا منہ کھلا ہوا تھا۔۔۔ فلک اور چاہت صدمے میں تھیں۔۔۔ ابے
 یہ کون سا فتنہ ہے؟؟؟ چاہت نے پوچھا تو پوری کلاس نے کندھے

اچکائے۔ پروفیسر اندر داخل ہوئے تو وہ سب ان کی طرف متوجہ ہوئے
۔۔ باہر وہ دونوں قہقہوں پر قہقہے لگاتے کلاس میں داخل ہوئے تھے۔

کیا بات ہے بدر شاہ؟؟ درک نے سرد لہجے میں بولا۔۔۔ بگ باس لڑکی
کافی چھوٹی اتج کی ہے۔۔۔ بدر ہچکچایا۔۔۔ سب چلتا ہے!!! درک نے
لاپرواہی سے کہا۔۔۔ بگ باس آپ ہی ولف ہو یہ جان کر وہ ڈر سے مر
جائے گی۔۔۔ بدر نے پریشانی سے کہا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ کہنے
کی کہ وہ میری نہیں ہو سکتی۔ وہ صرف میری ہے اگر وہ میری نہیں ہو
سکتی تو اس کو مر ہی جانا چاہیے۔۔۔ درک گاڑی کے شیشے پر ہاتھ مارتے

دھاڑا تھا۔۔۔۔۔ اوزالہ گاڑی کے اندر تھی اس وجہ سے کچھ سن نہیں
پارہی تھی۔۔۔۔۔ بگ باس میری بات کو سمجھے وہ ابھی صرف پندرہ سال
کی ہے۔۔۔۔۔ بدر نے اس کو بہت کچھ سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔ جانتا ہوں اور تیری
بات کو سمجھ بھی رہا ہوں بے فکر رہ جب تک وہ اٹھارہ کی نہیں ہوتی اسکے
قریب نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔ درک نے بہت کچھ باور کروایا بدر ہونٹ بھینچے
بس اس ننھی جان کے لیے دعا کرنے لگا۔۔۔۔۔ اب قاضی کو لے کر آئے گا
یا بس اس کے کیئے دعائیں کرتا رہے گا۔۔۔۔۔ درک کی بات پر وہ سٹپٹا گیا۔
آتا ہوں باس۔۔۔۔۔ بدر گہری سانس کے کروہاں سے نکلا۔

آج کی تلاشی خبر ترکی کے جانے مانے بزنس مین یمہان درانی جو آج ہی ترکی سے پاکستان آئے ہیں۔۔ ان پر ایک لڑکی نے یہ الزام لگایا کہ وہ اس کو کڈنیپ کرنے آئے تھے۔ کیا یہ سچ ہے؟؟ کیا بزنس کی دنیا کا جانا مانا بزنس اس حد تک گر گیا ہے؟؟ کیا یمہان درانی کی کوئی دشمنی ہے اس کے ساتھ۔۔ جاننے کے لیے ہمارے ساتھ جڑے رہیے۔

نیوز اینکر کی بات ہر یمہان درانی کا رنگ سرخ ہوا۔ باسٹرڈ پیپلز!!!!

وہ بڑ بڑایا۔ تمہیں تو میں چھوڑوں گا نہیں لڑکی!!! یمہان درانی کا کردار مشکوک کرنے کی سزا میں خود تمہیں دوں گا سب کے سامنے بے مول کر کے۔ یمہان بڑ بڑا کر کہتے گاڑی سے اترا۔ شکر ہے پہنچ گئے۔۔۔ بے بے نے شکر کا سانس لیا۔ وہ سب اندر داخل ہوئے چار کمروں

کا گھر جو بہت ہی صاف ستھرا اور خوبصورت تھا۔ واؤ!!! مشعل چہکی

-- اوئے کون او تم کدھر چلے آرہے ہو؟؟؟ اچانک سامنے سے

اشرف صاحب آئے۔۔۔ بے بے نے منہ کھول کر ان کو دیکھا۔

جھریوں زدہ چہرہ بال خراب سے کالے کیئے ہوئے تھے پینٹ شرٹ

میں ملبوس وہ اپنی عمر سے کم کے بنے ہوئے تھے۔ بوڑھی گھوڑی لال

لگام تو سنا تھا بوڑھا گھوڑا کالے بال پہلی بار دیکھ رہی ہو!! بے بے بڑبڑاپی

تو مشعل سے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔ جی میں فلک کا بھائی ہوں آج

ہی ترکی سے آیا ہوں! یمہان نے سنجیدہ لہجے کہا تو انہوں نے آنکھیں

چھوٹی کر کے اس کو دیکھا۔ اچھا تو تم ہے اس کے بھائی!!! ہممم چلو

آجاؤ!!! اشرف صاحب کو اس پر ترس آ ہی گیا۔۔۔ فینسی بڑھا!!!

بے بے کی بڑبڑاہٹ پر یمہان اور مشعل کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی

۔۔۔ بڑی بی تم کدھر جا رہی ہو؟؟ اشرف صاحب نے بے بے کو
روکا۔۔۔!! اومیاں میں فلک کی دادی ہوں تو مجھے اندر ہی جانا ہے! بے بے
کڑے تیوروں سے بولی تو اشرف میاں نے سر ہلایا۔۔۔ ابھی تو فلک گئی
ہے یونی وہ آئے گی تھوڑی دیر میں اور گھر میں فلحال کھانے کو کچھ نہیں
ہے کھانا ہے تو باہر سے لے آؤ!! اشرف میاں نے کہا تو بے بے نے ان
کو گھورا۔۔۔ انکل میں باہر سے آرڈر کر دیتا ہوں۔۔۔ بھمان کی بات ہر
انہوں نے سر ہلایا۔۔۔ مشعل اشتیاق سے پورے گھر کو دیکھ رہی تھی۔

فجر نے ایک نظر ار قم کو دیکھا جو کانوں میں ہینڈ فری لگائے آنکھیں
 موندے ہوئے تھا۔۔۔ درک اوئے کدھر ہے تو؟؟؟ فیکہ اندر آتے
 چلایا۔۔۔ اف فیکہ یہ پھر آگیا۔۔۔ فجر نے اس کو دیکھ کر منہ بسورا۔۔۔
 ارے تو کیسی ہے؟ فیکہ کی باچھیں اس کو دیکھتے چری۔۔۔ ٹھیک!!! فجر
 نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ فیکہ نے ایک نظر ار قم کو دیکھا۔۔۔ اپنا درک
 کدھر ہے؟ فیکہ نے پوچھا تو فجر نے کندھے اچکائے۔ یہ تیرا بندہ کوئی
 کام دھندہ نہیں کرتا کیا؟ فیکہ سے دھیمے لہجے میں پوچھا تو فجر نے گہری
 سانس لی۔ یہ ہم یہاں گھومنے پھرنے آئے ہیں ناکہ کام کرنے، دوسرا
 پھر یہ بندہ پتھر ہے پتھر اس کو کوئی فکر نہیں ہے اب بھی دیکھو کیسے
 کانوں میں یہ بٹن لگا کر بیٹھے ہیں۔۔۔ فجر نے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے
 ہوئے کہا تو وہ اوہ کر گیا۔۔۔ یہاں ایک بہت اچھی جگہ ہے گھومنے کو اپنے

بندے سے بول تجھے وہاں لے جائے گا۔ فیکے نے کہا تو فجر نے سر ہلایا
 -- تمہیں کوئی کام نہیں دوسروں کو مشورے دینے کے علاوہ!!! ار قم
 کی آواز پر فجر کا رنگ اڑا۔۔۔ ار قم نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اس
 کے فق چہرے پر ڈالتے فیکے سے پوچھا۔۔۔ وہ اس کے تیور دیکھتے
 مسکراتے ہوئے باہر بھاگا۔۔۔ فجر نے گلی نیچے اتاری۔ مس فجر میں پہلے
 ہی آپ سے کہہ رہا ہوں محبت و محبت کے چکر میں خاص طور پر مجھ سے
 محبت کے چکر میں ناپڑیں مجھے کسی سے کوئی محبت نہیں ہے اور نا میں اس
 محبت کو کچھ مانتا ہوں بہتر ہے!! بہتر ہو گا سوچ سمجھ کر محبت کریں اور
 ابھی سے راستہ بدل لیں ورنہ بہت تکلیف ہوگی۔ ار قم کی بات ہر اس کی
 آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ جو سوچ سمجھ کر کی جاتی ہے پلینگ ہوتی ہے مسٹر
 ار قم ملک انصاری!!! جو خود بخود ہو جائے اس ہی کو تو محبت کہتے ہیں اور

رہی بات تکلیف کی تو وہ محبت ہی کیا جس میں تکلیف ناہو۔۔ فجر کے
دھیمے لہجے پر وہ لاجواب ہوا تھا۔۔ فجر نے اس کا چہرے دیکھتے کمرے کی
طرف قدم بڑھائے۔



کم سے کم حلیہ تو درست کر لو بگ باس تاکہ شادی کی تصاویر تو اچھی
آئیں!!! بدر کی بات ہر درک نے قہقہہ لگایا۔۔ یہ شادی ایسے ہی ہے
اصل تو میں آپ ی فیملی کے ساتھ کرو گا جب میری بیوی حق لینے اور
دینے کے قابل ہو جائے گی۔ درک نے آنکھ میچ کر کہا تو بدر نفی میں سر

ہلا کر رہ گیا۔۔۔ اوزالہ آپ تیار ہیں نا!!! بدر نے اس سے پوچھا تو اسنے ایک نظر درک کو دیکھا درک نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔ کک کیا یہ سس سہی ہو گا۔۔۔ وہ ہچکچائی۔۔۔ آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا؟؟؟ درک نے دھیرے سے پوچھا۔ اوزالہ نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔ بدر نے ہونٹ بھیج کر اس کی سرخ رنگت دیکھی۔ ایک بار اعتبار کر لو یقین کرو کبھی نہیں توڑو گا۔ درک اس کے ساتھ بیٹھتے بولا تو اس نے آنکھیں میچیں اور پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ وہ ڈر رہی تھی کہ کہی وہ بھی سب کی طرح اس کو چھوڑنا دے۔ کچھ ہی منٹ بعد وہ لال ڈوپٹے کو سر تک لے کر بیٹھی تھی۔ اوزالہ گل ولد نعمان حیدر آپ کو حق مہر پانچ کروڑ درک شاہ ولد پرویز سے نکاح قبول ہے؟؟ مولوی کی آواز گونجی۔ اوزالہ نے نا سمجھی سے سب کو دیکھا۔۔۔ قبول ہے بولیں

!!! درک اس کے کان میں دھیرے سے بڑبڑایا تو وہاں میں سر ہلا گئی
 - قبول ہے۔ اوزالہ نے درک کے بتانے پر تین بار نکاح قبول کیا۔ اس
 کے بعد درک سے نکاح قبول کروایا گیا۔ گواہان اور اللہ کے موجودگی کو
 حاضر و ناظر جان کر ان دونوں کو ایک پاک بندھن میں باندھ دیا گیا
 ایک مضبوط و پاک بندھن میں۔۔۔۔۔ مبارک ہو بگ باس!!!! بدر
 کھل کر مسکرایا اور اس کے گلے لگا۔ اوزالہ نے حیرت سے ان دونوں
 کو دیکھا جو بہت خوش تھے۔۔۔۔۔ مبارک ہو گڑیا!!!! بدر اس کے سر پر
 ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔ آپ کے گھر میں کیا بے بی آیا ہے؟؟؟ اوزالہ نے
 پوچھا تو بدر کو بے ساختہ کھانسی آئی جب کہ درک نے مسکراہٹ دبائی
 - نہیں تو؟؟؟ بدر سنبھل کر بولا۔ تو پھر مبارک باد کیوں دے رہے ہیں
 آپ؟؟؟ اوزالہ نے آنکھیں بڑی جر کے پوچھا درک کا دل کش قہقہہ ہوا

میں بلند ہوا۔ آپ اور بگ باس کے نکاح کی مبارک باد دے رہا ہوں
۔۔۔ بدر مسکرا کر بولا تو وہ سر جھکا گئی۔۔۔ مبارک ہو بیگم!!!! اس
درک کی زندگی میں خوش آمدید!!!!!! میرے زندگی کو خوش رنگ
بنانے کے لیے شکریہ؟!!!! درک نے عقیدت سے حجاب میں قید اس
کے بالوں پر لب رکھے وہ کانپی۔۔۔ ڈرو نہیں ہم اب میاں بیوی ہیں ہم
ایک دوسرے کو چھو سکتے ہیں!!!! درک کی بات ہر وہ سر ہلا گئی۔۔۔
بدر نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا اور وہ پل کیمرے میں کیپچر کیا۔

ایک دوسرے کے گلے لگی ہوئی تھیں۔ یہماں نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔
کیا چیخیں مار رہے ہو؟؟ ساری نیند خراب کر دی۔ اشرف میاں بولے تو
چاہت مسکرائی۔۔۔ میری بے بے کیسی ہو؟؟؟ فلک جلدی سے
کمرے میں بیٹھی صفیہ بیگم کے گلے لگی۔ وہ مسکرائی۔۔۔ میری بچی!!!
انہوں نے اس کا ماتھا چوما۔۔۔ آپ لوگوں نے آکر بہت بڑا سر پر اتر دیا
ہے آئی ایم سوپیی!!! فلک خوشی سے بولی تو سب کے چہرے پر
مسکراہٹ چمکی۔ اگلے ہی پل اس کی نارکنے والی باتیں شروع ہو گئی
تھیں۔

یار تراب سن!!! روحان نے ساتھ چلتے ہوئے تراب سے کہا جو بیل
چباتے فون چلا رہا تھا۔ بھونکنا شروع کر!!! تراب نے کہا تو روحان نے
دانت پیسے۔ رومی انسان تمیز سے نہیں بول سکتا؟!!! روحان تپ کر
بولا۔۔ نہیں بول سکتا کیونکہ تمیز میں نے کرائے پر دی ہوئی ہے۔
تراب نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا تو روحان جل کر رہ گیا۔۔ تراب
مجھے لگ رہا ہے ہمارے لیے کوئی سر پر اتر ہو گا۔۔ روحان کی بات ہر
تراب نے نظریں اٹھا کر اس کو نا سمجھی سے دیکھا۔ کیا مطلب کچھ ہوا
ہے کیا؟؟؟ تراب نے پوچھا تو روحان نے کندھے اچکائے۔ میرا سکس
سینس کہہ رہا ہے آج ہمیں کوئی بڑی خبر ملنے والی ہے!!! روحان کی

بات پر تراب نے گردن ہلائی۔۔ چل پھر جلدی کر!!! تراب نے
روحان کو گھسیٹا۔ اور تیز تیز قدم اٹھانے لگے۔

بھیاااا!!! حور نے ار مہام کو پکارا جو سر پکڑ کر بیٹھا تھا۔۔ جی بھیااا کی جان
!! ار مہام مسکرا کر بولا۔ بھیا مجھے برا لگ رہا ہے یہمان سر کے لیے مجھے
ان سے معافی مانگنی چاہیے۔۔ حور کی بات پر وہ ہونٹ بھینچ گیا۔ ابھی
ابھی وہ نیوز دیکھ کر ہٹا تھا جو خبریں یہمان کے بارے میں اچھل رہی
تھیں وہ بہت الٹی سیدھی تھیں۔۔ میں ہوں نا میں اس کو سب بتا دوں گا
کہ آپ سے غلطی ہوئی ہے۔ ار مہام نے مسکرا کر کہا تو وہ اس کے سینے

سے لگی۔۔ آپ بہت اچھے ہیں بھیا!! وہ محبت سے بولی تو ار مہام نے
اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہر سوچ نظریں دیوار پر گاڑیں۔

روحان اور تراب مزے سے صوفے پر بیٹھے کم اور لیٹے زیادہ تھے۔۔
پہلے تراب لیٹا ہوا تھا اس کی آدھی سے زیادہ ٹانگیں نیچے لٹکی ہوئی تھی۔
اس کے تقریباً اوپر روحان لیٹا ہوا تھا۔ دونوں نے کانوں میں ہینڈ فری
لگائے ہوئے تھے۔

مکئی کی روٹی گڑ رکھ کے۔۔۔

مصری سے میٹھے لب چکھ کے۔۔۔

تندور جلوں کے جھوم جھوم۔۔۔

تراب کی اونچی بھونڈی آواز پر گانا گانے اور گانے کے بول سن کر جہان
فجر کی آنکھیں پھیلیں وہی ار قم نے ظبط سے آنکھیں میچیں۔

اڑتی اڑتی آنکھوں کے۔۔۔

لڑ گئے پینچیں لڑ گئے رے۔۔۔

ارے آنکھیں ہیں یا پتنگ!!! تراب گانا گاتے گاتے بولا تو فجر کا قہقہہ بے

ساختہ تھا۔۔۔ ار قم نے افسوس سے ان کو دیکھا۔ بگ باس!!!!

درک بدر اور اس کے ساتھ اوزالہ کو دیکھتے ار قم اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

۔۔۔ فجر بھی سیدھی ہوئی اور ایک ایک ایکا تھپڑاں دونوں کو لگا یادوں نے

اس کو گھورا لیکن اسکے اشارے پر درک کو دیکھتے کھڑے ہوئے۔۔

دونوں نے کانوں سے ایک ایک ہینڈ فری نکالا۔۔ بگ باس یہ کون ہے

؟؟؟؟ فجر نے معصوم سی چہرے والی لڑکی کو دیکھتے اشتیاق سے پوچھا۔

میری بیوی!!!! درک نے مسکرا کر کہا تو ار قم اور فجر نے حیرت سے

اس کو دیکھا۔۔۔ کیا!!!!!! آپ کی اتنی بڑی بیٹی بھی ہے بتایا کیوں

نہیں!!!! تراب مصنوعی آنسوؤں سے بولا درک اپنی جگہ پر اچھل کر رہ

گیا بدر نے قہقہہ لگایا۔ اس کو نکال کان سے اور اب سن!!!! ار قم نے اس

کے کان سے ہینڈ فری کھینچا۔۔ اے باس آرام سے میرا ہینڈ فری ٹوٹ

جائے گا۔۔۔ تراب تڑپا۔۔۔ لا حولہ!!!! یہ سو روپے کے ہینڈ فری کے

لیئے ایسے تڑپ رہا ہے۔ بدر کی بات ہر روحان نے قہقہہ لگایا۔ کون ہے

باس یہ؟؟ روحان نے دوبارہ پوچھا۔۔۔ بیوی ہے میری!!!! ان درک

کرو؛!!! درک نے سپاٹ لہجے میں کہا تو بدر کے چہرے پر مسکراہٹ
 چمکی۔ کیسے فکرنا کرو باس۔۔۔ آپ رومانس نہیں کر پائے تو میرے
 بچوں کی بیوی کہاں سے آئے گی۔۔۔ تراب فل ٹینشن سے بولا تو سب
 نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔۔۔ تمہارے بچوں کی بیوی مطلب؟؟؟
 ار قم نے پوچھا تو اپنی شرٹ کا کالر دانتوں میں چبانے لگا۔۔۔ بگ باس کی
 بیٹی ہی تو میرے بیٹے کی بیوی ہو گی جب وہ نہیں ہوئی تو میرا بیٹا تو کنوارہ
 رہ جائے گا۔۔۔ تراب کی بات پر حلق پھاڑ قمقوں کا ایک طوفان تھا جو
 وہاں اٹھا تھا۔۔۔ ار قم نے مسکرا کر انے پر اکتفا کیا۔۔۔ درک نے اس کی بات
 وراس پلان پر افسوس سے سر ہلایا۔۔۔ پہلے اپنی شادی تو کر لے ابھی
 تیری بیوی آئی نہیں اور تو چلا ہے اپنے بیٹے کی بیوی کی فکر کرنے۔۔۔
 بدر نے بامشکل ہنسی روکتے کہا۔۔۔ یہ سپنا دیکھنا چھوڑ دے کہ تیرے بیٹے

کو میں اپنی بیٹی دوں گا۔ درک کے سنجیدہ لہجے ہر فجر نے مسکراہٹ دباتے تراب کو دیکھا۔ چل تراب تیرا بیٹا تو پیدا ہونے سے پہلے ہی رنڈوا ہو گیا۔ روحان نے قہقہہ لگا کر کہا تو درک نے اونچا قہقہہ لگایا۔۔۔ تراب نے منہ بسورا۔ کیا چیزیں ہو یا رتم!! بدر نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے کہا۔ بگ باس آپ اچھا نہیں کر رہے مجھ بچارے کے ساتھ اتنا پیارا تو ہے میرا بیٹا اور آپ میرے بیٹے کو انکار کر رہے ہیں۔۔۔ تراب کی بات ہر بدر ہنستے ہوئے زمین پر بیٹھا۔۔۔ کہا ہے تیرا بیٹا؟؟ درک کی بات ہر وہ ٹھٹکا۔ پیسوں وہ تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا۔۔۔ تراب کے دانت نکال کر کہنے ہر سب نے ایک بار پھر قہقہے لگائے۔۔۔ بدر نے ہنستے ہوئے جیب سے فون نکالا جو رنگ ہو رہا ہے۔ یہمان کالنگ دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے سائیڈ ہوا تھا۔۔۔ ہیلو ہاں یہمان بولو!! بدر نے

خوشگوار لہجے میں پوچھا۔۔۔ ریلیلی!!!! تم پاکستان آگئے ہو! دوسری طرف سے کچھ سن کر بدر نے خوشی سے پوچھا۔۔۔ اوکے میں آتا ہوں۔ بدر نے مسکرا کر کال کاٹی۔ کیا ہوا؟؟؟ ارقم نے اس کے چہرے پر خوشی دیکھتے پوچھا۔۔۔ یہمان پاکستان آیا ہے مجھے اس سے ملنے جانا ہے۔ بدر نے مسکرا کر کہا تو سب نے سر ہلایا۔۔۔ سینٹر باس میں چلو ساتھ۔۔۔ تراب مچلا تو بدر نے اس کو دیکھا پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ تراب جلدی سے کھڑا ہوا۔ آج ایک لڑکی پٹا کر ہی آوگا۔ تراب شوخ لہجے میں بولا۔ یہی بیٹھ کوئی ضرورت نہیں ساتھ آنے کی۔۔۔ بدر کی بات سب نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا۔۔۔ سینٹر باس مزاق کر رہا ہوں۔۔۔ تراب دانت نکالتے بولا تو بدر ہنس دیا۔۔۔ جلدی واپس آئی تو آج برتن دھونے کی باری تیری ہے۔ روحان کی بات ہر وہ منہ بسور گیا۔ وہ سب مل کر گھر

کے کام کر لیتے تھے۔ کام نا کرنا پڑے جب ہی تو بھاگ رہا ہوں۔۔۔

تراب اس کے کان میں سرگوشی کرتے بھاگتا تو روحان تلملا کر رہ گیا

۔۔۔ میں بھی آیا۔۔۔ روحان ایک نظر سب کو دیکھتے ان کے پیچھے

بھاگا۔۔۔ درک نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ درک نے فجر کو کچھ کہا

تو اس نے سر ہلایا درک مسکرا کر کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔ اندر داخل

ہو کر اس نے ایک نظر اوزالہ پر ڈالی جو حجاب کیسے سو رہی تھی۔۔۔

میرے دل کا زلزلہ!!! درک نے محبت و عقیدت سے کہتے اس کے

ماٹھے پر لب رکھے اور اس کے ساتھ لیٹتے اس کو اپنے احصار میں لیا۔۔۔

میں موت سے ڈرتا نہیں ہوں

موت سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جنہیں جینے کا لالچ ہو

!!!! پر جب سے تم ملی ہو

!!! میں لالچی ہو گیا ہو

درک نے زیر لب کہتے سکون سے آنکھیں موندیں۔ آج پہلی مرتبہ وہ

سکون محسوس کر رہا تھا۔



ΔΔΔΔ

پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد وہ ایک گھر کے سامنے رکے۔۔ تراب نے باہر نکلتے انگڑائی لی۔۔۔ روحان نے جلدی سے بال وغیرہ سیٹ کیئے۔۔ بدر نے سینے پر ہاتھ باندھتے ان کو دیکھا۔ کیا مینڈک کی طرح ڈیلے نکال کر دیکھ رہے ہو ہینڈ سم لڑکا نہیں دیکھا کبھی؟؟؟ تراب نے بدر کو کہا تو وہ تلملا گیا۔۔۔ ہینڈ سم تو دیکھا ہے پر تیرا جیسا منحوس پہلی بار دیکھ رہے ہوں گے۔۔ روحان کہاں چپ رہ سکتا تھا۔ ہا ہا ہا۔ بدر نے مسکراتے ہوئے روحان کا کندھا تھپتھپایا۔ اے بھائی اتنا ہینڈ سم ہو میں !!! اتنی کشش ہے مجھ میں کہ لوگ مڑ مڑ کر دیکھتے ہیں۔۔۔ دہشت تو اتنی ہے کہ پوچھ مت ایک پاؤں رکھتا ہوں اور ساری مکھیاں اڑ جاتی ہیں۔۔ تراب کا لر آچکا کر بولا تو بدر نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔ دہشت نہیں منحوسیت بول منحوسیت۔ روحان نے اس کی مٹی پلید کی۔۔ بدر کا

مسکراتی اس کے آگے آئی بدر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور گلے سے لگایا۔۔ کیسا لگا سر پر اتر بھیا!! مشعل نے شوخ لہجے میں پوچھا تو بدر نے مسکرا ننگی اور انگھوٹے کو ملا کر ایک اشارہ کیا مطلب بہت خوب۔۔

!!! اپنی کوئی عزت ہی نہیں ادھر!!! تراب اپنے اگنور کیئے جانے پر افسوس سے بولا تو یمنان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔ یہ کون ہیں!!! مشعل نے ان کو دیکھ کر پوچھا۔۔ آپ کے جیجا!!! تراب مزے سے بولا تو سب کی آنکھیں پھیلی۔۔۔ میرا مطلب بدر بھائی کے بھائی!!! سب کے تیور دیکھتے وہ جلدی سے بولا تو سب نے سر ہلایا۔۔

اسلام و علیکم بے بے!! بدر نے ان کے آگے سر جھکایا۔ وعلیکم السلام بیٹا کیسے ہو؟؟ بے بے اس کے پیشانی چومتے بولے۔ میں ٹھیک ٹھاک بے بے!! بدر مسکرا کر بولا۔ اشرف صاحب نے اس کو دیکھ کر آنکھیں

گھمائیں۔۔ اسلام و علیکم !!! زہرہ جبیں تو پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے
 حسین !!! تراب اور روحان آگے آتے شریر لہجے میں بولے تو بے بے
 چھینپی سب نے قمقمے لگائے اشرف میاں نے ان کو دیکھا تو ان کو
 ایئر پورٹ کا قصہ یاد آیا ان کا منہ واہ ہوا۔ شریر.... بے بے دھیمی
 مسکراہٹ سے ان کے سر پر چپت مار کر بولی۔۔ ابے اوئے ٹائیگر
 شروف کی اولاد تم دونوں وہی ہونا جو ایئر پورٹ پر ننگے گھوم رہے تھے
 ۔۔ چاہت اور فلک اندر آئی روحان اور تراب کی پیٹھ ان کی طرف تھی
 جب ہی وہ ان کو دیکھ نہیں پائی تھیں۔ دادا کی بات ہر سب نے ان
 دونوں کو مشکوک نظروں سے گھورا۔ ارے دادا جان !!! ننگا میں نہیں
 یہ تھا !!! روحان نے جلدی سے کہا تو انہوں نے سر ہلایا۔۔ دادا جان میں
 ننگا نہیں تھا وہ تو میں نے شرٹ الٹی پہنی تھی وہ سیدھی کر رہا تھا۔

تراب نے جلدی سے اپنی صفائی پیش کی۔ ارے دادا جی! پرانی باتوں کو
 چھوڑیں!!! چاہت مسکرا کر بولتی آگے آئی۔۔۔ تراب اور روحان نے
 اس کو دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھا تب ہی دونوں کی نظر فلک پر پڑی
 ۔۔۔ دونوں نے بے ساختہ گلٹی نیچے اتاری۔۔۔ کیا کریں اگر انہوں نے
 ہمارا کارنامہ بتا دیا تو یہ کھڑوس۔۔۔ بھمان زیدی ہمیں چھوڑے گا نہیں!!!
 روحان کی سرگوشی پر تراب نے سر ہلایا۔۔۔ پنگہ پہلے انہوں نے لیا تھا
 ۔۔۔ تراب نے بے پرواہی سے کہا فلک اور چاہت کی نظر ایک دوسرے
 کے تھمنوں میں کھسر پھسر کرتے تراب اور روحان پر پڑی تو ان کا منہ کھلا
 ۔۔۔ !!! فلک چلائی۔۔۔ تراب سٹپٹایا۔۔۔ تم جانتی ہو ان کو؟
 بے بے نے پوچھا سب ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔ سفر انسان تم
 میرا پیچھا کرتے یہاں تک آپہنچے ہو!!! فلک کی بات پر بدرنے نا سمجھی

سے ان کو دیکھا۔۔۔ او میڈم او!!! تم کوئی شہد کا چھتہ نہیں ہو جو میں
 مکھی بن کر تمہارا پیچھا کرتے یہاں تک آپہنچو گا بڑی آئی پھولن دیوی
 !!! تراب کی بات پر اسکا منہ واہ ہوا۔۔۔ تم نے مجھے فلک درانی کو
 پھولن دیوی کہا!!! وہ صدے سے بولی۔۔۔ ہاں بولا کیا کر لوگی!!!
 تراب بھی زور و شور سے بولا سب نا سمجھی سے ان کو دیکھ رہے تھے۔۔
 میں تمہیں گنجا کر دوں گی نقلی خانزادے۔۔۔۔۔ وہ دھاڑی تراب نے
 منہ کھول کر اس کو دیکھا۔۔۔ اوئے حان یہ دیکھ مجھے نقلی خانزادہ بول
 رہی ہے۔۔۔ تراب نے روحان کو کہا تو وہ بھی سر ہلا گیا۔۔۔ تم ہو کالی
 فلک درانی!!!! موٹی بھینس!!! تراب کے زبان نا کبھی رکی تھی نا
 رکنی تھی۔۔۔ چاہت کا قہقہہ بے ساختہ تھا روحان نے گہری نظروں
 سے اس کو دیکھا۔ بس کر دو نوں!!!! اشرف میاں ضبط سے بولے تو

فلک نے دانت کچکچائے۔۔۔ کیسے جانتے ہو ایک دوسرے کو؟؟؟ یہماں
کے بھاری سنجیدہ آواز پر انہوں نے سب بتایا۔۔۔ سب ان کو گھور کر رہ
گئے۔

یہ منظر ہے ایک بہت بڑی حویلی کا جہاں کا ماحول عجیب تھا پوری حویلی
ایک عجیب ہی وحشت میں ڈوبی ہوئی تھی ہر طرف اندھیرا تھا ہلکی پھلکی
روشنی تھی۔۔۔ اس حویلی کے ایک بہت بڑے کمرے کو لیب میں ڈھالا
ہوا تھا۔۔۔ وہاں آپریشن کا پورا انتظام تھا۔ جیسے یہاں کوئی ڈاکٹر کام
کرتے ہو۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں شیشے کے

بہت بڑے بڑے جارتھے جس میں انسانی آر گنز تھے۔۔ کسی میں دل، کسی میں جگر، کسی میں کچھ غرض کہ تمام انسانی آر گنز ایک بڑی مقدار میں موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ تھا جس میں ایک بڑی مقدار میں بچے، بوڑھے، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوش و حواس سے بے گانہ پڑے تھے۔۔ حویلی کے ایک کمرے میں مکمل اندھیرا تھا بس دیوار پر ایک ریڈ کلر کی چھوٹی لائٹ آن تھی جس سے کمرے کا ماحول بہت ہیبت ناک محسوس ہو رہا تھا۔ ایک ٹیبل پر دنیا جہاں کے پیپرز وغیرہ پڑے تھے شراب کی بوتلیں اور سگریٹس وغیرہ بھی موجود تھیں۔ ٹیبل کے چاروں طرف کرسیاں ہی کرسیاں تھیں۔ سربراہی کرسی پر بلیک لونگ کوٹ میں ایک شخص بیٹھا تھا جس کے صرف ہونٹ صاف نظر آرہے تھے باقی آنکھوں سے ناک تک کہ حصے پر اندھیرا تھا۔ وہ

آواز سے ایک ادھیڑ عمر کا شخص معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چاروں طرف کئی لوگ بیٹھے تھے۔ ہمارے گینگ کی ایک آنکھ انہوں نے بند کر دی ہے (یعنی ایک گینگ) لیکن انہوں نے ایک آنکھ بند کر کے "ڈارک گینگ" کو لکارا ہے۔۔۔ وہ شخص جس کا چہرہ چھپا تھا بھاری آواز میں بولا۔

ہاں بلیک ممبا!!! آپ بالکل ٹھیک کہتے ہو!!! ان بندوں میں سے ایک بولا (بلیک ممبا ایک خطرناک سانپ کا نام ہے جو ڈارک گینگ کا لیڈر خود کے لیے استعمال کرتا ہے اور وہ اپنی ورلڈ میں بلیک ممبا کے نام سے ہی جانا جاتا ہے)۔ ہمارے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ کس نے کیا؟؟؟

ہمارے لیے ضروری ہے خود کو بچانے اس وولف سے جو اس وقت ہمیں پکڑنے کے لئے پاکستان پہنچ چکا ہے۔ وہ بہت شاطر چیز ہے وہ جو بھی ہے ہمیں پتا لگانا ہو گا اس نے صدیق کے گھر پر چھاپا مارا تھا لیکن ہم

پہلے ہی جان چکے تھے اس لیے وہاں سے سارے ثبوت مٹا دیئے لیکن یہ ہمارے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ بلیک ممبا کی بات پر سب نے سر ہلایا۔ تو اب کیا آدیش (حکم) ہے ہمارے لیے۔ ایک لمبا چوڑا شخص جو نون مسلم تھا بولا۔ کل ایک اسمگلنگ رکھو اور اسکے بارے میں کسی ناکسی طرح وولف جو خبر پہنچا دو۔۔۔ بلیک ممبا خطرناک مسکراہٹ سے کہا تو سب نے الجھ کر اس کو دیکھا اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔ اوکے بلیک ممبا!!!! ایک شخص گہرا سانس لیتے بولا تھا۔

نے اٹھایا تھا۔۔۔ بارہ گھنٹوں میں اس کو چھپا لیس کروڑ کا نقصان ہوا تھا۔۔۔ بات نقصان کی ہوتی تو وہ اس کو بخش دیتا لیکن یہاں بات اس کی جیت و ہار اور عزت کی تھی جس پر وہ غلط فہمی کی بنا پر داغ لگا چکی تھی اب یمہان کے اندر کا پھر اشیر جاگ چکا تھا جس کو اس نے برسوں سے سلایا ہوا تھا لیکن افسوس ایک نازک مزاج لڑکی اس شیر کو چھیڑ بیٹھی تھی وہ تو ویسے ہی برسوں کا زخمی شیر تھا اب جب دھاڑا تھا تو پورے زور و شور سے دھاڑا تھا۔ ایک بار اور سوچ لے بدر وہ معصوم ہے اور کمانڈر ار مہام زیدی کو تو جانتا ہی ہے۔ بدر نے فکر سے کہا تو اس نے قہقہہ لگایا۔ یمہان درانی کبھی انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔۔۔ وہ کہتا باہر نکلا۔۔۔ سالہ وائے ڈی۔۔۔۔۔ بدر بڑبڑاتے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

آج رات تو یادگار بنادی چوہان صاحب نے۔۔۔۔۔ شراب کے ساتھ
شہاب فری۔۔۔۔۔ وہ قہقہہ لگاتے نشے میں دھت بولا تھا۔۔۔ ہاں یار ماننا
پڑے گا چوہان صاحب کو کام کا کام اور مزے کا مزہ بھی کروادیا۔۔
نشے میں دھت ڈرائیونگ کرتے وہ اپنے ساتھ بیٹھے پچاس سال کے مرد
سے قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خباثت تھی اور آواز لڑکھڑا
رہی تھی۔ موہن سنگھ مسکرایا تھا۔ اب تو چوہان صاحب کے ساتھ کام
کرنا ہی پڑے گا تا کہ ایسا مزہ دوبارہ ملتا رہے۔۔۔ آفتاب کے لہجے اور

انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ نشے کے زیر اثر ہے اور بامشکل آنکھیں کھولے ہوئے ہے۔ رات کے تین بج رہے تھے ویسے تو وہ ساری رات کورنگین بنانا چاہتے تھے لیکن ان کے اپنے کام تھے اس وجہ سے وہ ناچاہتے ہوئے بھی واپس آ رہے تھے۔ گاڑی فل سنسان راستے پر دوڑ رہی تھی کہ جب موہن سنگھ نے گاڑی کو بریک لگایا۔

ساتھ اس کا کالر پیچھے سے پکڑا۔۔۔۔۔ یہ دیکھ کر اس کے وجود میں ہلچل
 ہوئی اس نے سڑک پر رکھا ہاتھ اٹھایا اور یکدم اس کی کھوپڑی پر ٹھک
 سے گولی چلائی۔۔۔۔۔ ایک سکینڈ۔۔۔۔۔ صرف ایک سکینڈ اس
 کی آنکھیں پھٹی اور وہ دھڑام سے بے جان ہو کر نیچے گرا۔۔۔۔۔
 اس لڑکے نے بندوق کی نال پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ یہ منظر دیکھتے موہن
 کا سارا نشہ اتر اور وہ کانپا۔۔۔۔۔ وہ گاڑی سے اترتے باہر آیا اور پھٹی
 پھٹی نگاہوں سے آفتاب کا بے جان جسم دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اب ایک نظر
 اس آدمی پر ڈالی جو سیٹی کی دھن بکھیر رہا تھا۔۔۔۔۔ کلک کون ہو تم
 ۔۔۔۔۔ وہ اس پچیس سالہ نوجوان کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ حلے
 سے وہ آوارہ و باش معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔۔ وہ تو اس کو جانتے بھی نہیں
 تھے۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے اس کے ماتھے پر بندوق لگائی۔۔۔۔۔ موہن

بنارہا تھا۔۔۔۔۔ اسکا دماغ جھنجھنایا ہوا تھا وہ اس کے دماغ کو سن کر
 کے وارپہ وار کر رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کا
 مکمل حلیہ بگاڑنے وہ اس کے کالر کو چھوڑ گیا۔۔۔۔۔ موہن جو اسی کے
 سہارے کھڑا تھا نیچے گرا کر ہانے لگا۔۔۔۔۔ اس نے ایک سیٹی بجائی اور
 دھڑادھڑائی فائر اس کے سینے پر کیئے۔۔۔۔۔ پھر مست سا سیٹی کی دھن
 بجاتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

△△△△

فجر کے ٹائم اوزالہ کی آنکھ کھلی اس نے خود کو اس کے مضبوط احصار میں
 پایا۔۔۔ وہ اٹھ کے بیٹھی اس کے اٹھنے پر درک کی نیند ٹوٹی وہ تو ویسے ہی
 چوکنہ ہو کر سوتا تھا ایک سوئی کے گرنے کی آواز سے بھی اس کی نیند

ٹوٹ جاتی تھی۔ کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟ درک نے پریشانی سے پوچھا تو اوزالہ نے آنکھیں پٹیٹائی۔۔۔ نن نماز کا ٹائم۔۔۔ اوزالہ کے دھیمے لہجے پر وہ مسکرایا۔ چلو ساتھ نماز پڑھتے اس رب العالمین کا شکر ادا کرتے ہیں۔۔۔ درک کی بات پر اس کی آنکھیں پھیلی وہ گلی کا آوارہ انسان نماز بھی پڑھتا ہو گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ چلیں نماز قضاء ہو جائے گی۔ اس کے چہرے کے بے یقین تاثرات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ چمکی تھی۔ جج جی مم میں وضو کر کے آئی۔ اوزالہ خوشی سے بولی تو اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر وہ بے ساختہ ہنسا تھا ایک مدھر ہنسی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں ایک ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔۔۔ نماز کے بعد درک نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنی آنکھیں موند کر اپنے ہونٹوں کو حرکت دی۔۔۔ اوزالہ بے خود سی اس کو دیکھنے لگی۔۔۔ اس کے چہرے

پر ایک سکون تھا، نور تھا، جو پہلے اس کے چہرے پر نہیں تھا۔۔۔ درک
 نے مسکرا کر چہرے پر ہاتھ پھیرنے اس کے مہویت کو دیکھا۔ تو دعا
 نہیں مانگے گی کیا؟؟ درک نے اپنا پرانا لہجہ اپنایا تاکہ اس کو عادت ہو
 جائے کیونکہ جب تک درک مشن پر تھا وہ کسی کو آنی اڈیمنٹسٹی نہیں بتا
 سکتا تھا۔ مم میں مجھے سمجھ نہیں آ رہی مم میں کک کیا مانگو۔۔۔ وہ
 انگلیاں مروڑتے دھیرے سے بولی۔ آج سے پہلے کیا مانگتی تھی وہی
 مانگ لے۔ درک مسکرا کر بولا۔ مم میں پہلے اللہ جی سے یہ مانگتی
 تھی کک کہ مم مجھے تائی ماں کے غلط ظلم سے بچا لیجئے مجھے اپنے پاس بلا
 لیجئے۔ آپ کو پتا آج سے پہلے مم میری۔۔۔ ہر صبح کا آغاز تائی ماں کی
 ڈانت او اور مم مار سے ہوتا تھا۔۔۔ تب مم میں نماز پپ پڑھ کر اللہ جی
 سے اپنے لیے نجات مانگتی تھی اللہ جی نے مجھے اپنے پاس بلانے کے

بجائے آپ کے پاس بب بھیج دیا اور آآ آپ نے مجھے مارنے کے بجائے
 میرے ساتھ نماز پڑھی مم مجھے سمجھ نہیں آرہی مم میں اب اللہ جی سے
 کیا مانگوں۔۔۔۔۔ اوزالہ کی بات اور اس کی تائی ماں کا سن کر درک کی
 آنکھوں میں دکھ چمکا۔۔۔۔۔ اللہ سے خوشی مانگو!!! ہمارا ہمیشہ کا ساتھ
 مانگو!!! اللہ کا شکر ادا کرو۔۔۔۔۔ درک نرمی سے بولا تو اس نے آنکھیں پٹیٹا
 کر اس کو دیکھا۔۔۔ وہ پکارنے والوں کی پکار سنتا ہے۔ یقین سے مانگی گئی
 دعاؤں کو سنبھال لیتا ہے۔ انتظار سے تھکتی آنکھوں کو قبولیت دکھاتا
 ہے۔ مایوسی میں گھرے اپنے بندوں کو آیتیں پڑھاتا ہے۔ اللہ کے
 راستے پر آنکھیں بند کر کے چلنا سیکھ لو۔ وہ تمہارے لیے وہاں سے
 راستے نکالے گا کہ تم گماں نہ کر سکو گے۔ وہ تمہیں منزل تک یوں
 پہنچائے گا کہ تم خوشی سے رو پڑو گے۔۔۔۔۔ درک دھیمے لہجے میں کہتے

جارہا تھا وہ خاموشی سے اس کے اک ایک لفظ کو دل تک اترتا محسوس کر رہی تھی۔ آپ بہت اچھے ہیں بلکل ایک اینجل کی طرح۔۔۔ وہ آنکھیں پٹیٹا کر بولی تو درک کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی۔۔ میں بلکل بھی اچھا نہیں ہوں کر سٹل ڈول میں ایک برا انسان ہوں بہت برا۔۔۔ درک بڑ بڑایا اور اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکایا۔۔۔۔۔!!

.....!! خواب تیرے ہی رہیں گے ہمیشہ

.....!! مجھے بھروسہ ہے اپنی آنکھوں پر

درک کی مدھم سرگوشی پر اس نے سمجھنا آنے کے باوجود مسکراتے ہوئے آنکھیں موندیں تھیں۔

آج اتوار تھا اس وجہ سے یونی کا آف تھا۔ فلک نے مسکراتے ہوئے پانی کا جگ مشعل پر انڈیلا۔۔۔۔۔ اللہ بچاؤ!!!! وہ چلاتی ہوئی اٹھی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ فلک کے اور چاہت کے قہقہے پر وہ ایک پل میں سب سمجھی تھی۔ کتی میں تجھے چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ مشعل چیخ کر کہتی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔ پہلے پکڑ تو لے۔۔۔ فلک قہقہہ لگا کر کہتی باہر بھاگی۔۔۔ مشعل اس کے پیچھے دوڑی۔۔۔ چاہت نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔

وہ سب ایک ٹیبل پر موجود تھے۔۔ ناشتے کا انتظام نئی ملازمہ جو آج ہی آئی تھی اس نے کیا تھا۔ پینو بیس سال کی تھی اس کی ماں بیمار تھی اس وجہ سے وہ کام کرتی تھی۔ سربراہی کرسی پر درک بیٹھا تھا درک کے ساتھ اوزالہ فجر۔ اور تراب تھا۔ دوسری طرف رقم، روحان تراب اور بدر تھے۔ واہ واہ پینو ناشتہ تو بہت زبردست ہے پہلی بار کسی عورت کے ہاتھ کا بنانا ناشتہ کر رہا ہوں۔ تراب مزے سے چٹخارے لے کر بولا تو سب مسکرائے۔ پینو شرمائی۔۔ شاب جی میرا "پین" بھی یہی بولتا ہے۔ پینو دوپٹہ ہاتھ پر لپیٹ کر بولی تو اوزالہ کی پلیٹ میں ناشتہ ڈالتے درک کے ہاتھ رکے۔۔ یہ پین کیا ہے؟؟؟ روحان نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

جب کہ اس کی ایسی اردو پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ ارے
 شباب جی ٹم کو انگلش نہیں آتی کیا۔۔۔: "پین" یعنی آدمی بندہ۔۔۔ پینو
 کی گولڈن انگلش پر تراب اور روحان نے قہقہہ لگایا۔ جب کہ ان سب
 نے مسکراہٹ چھپائی۔۔۔ اوزالہ حیرت سے ان سب کو دیکھ رہی تھی جو
 آپس میں مذاق کر رہے تھے۔ پینو تمہارا مطلب "مین" ہے۔۔۔ فجر
 مسکرا کر بولی تو وہ چمکتی آنکھوں سے سر ہلا گئی۔۔۔ ویسے درک ادا!! بیوی
 کے آتے ہی ایک کام تو اچھا کیا کہ کام کرنے والی کا انتظام کر دیا لیکن اب
 اس کی حرامی انگلش اور فارسی اردو کو کون برداشت کرے گا۔۔۔
 روحان پہلی بات اردو میں اور دوسری بات انگلش میں بولاتا کہ پینو کو
 سمجھ نا آئے۔۔۔ سب نے اس کی بات ہر مسکرا کر اس کو دیکھا۔۔۔ ویسے
 پینو تمہارے پین میرا مطلب بندے کا نام کیا ہے؟؟ تراب اشتیاق سے

بولا تو سب نے اس لعنتی کو دیکھا جو ہمیشہ اوٹ پٹانگ باتوں کو مزے
 سے انجوائے کرتا تھا۔ میرے بندے کا نام "چاند" ہے جی یعنی "فون"
 ۔۔۔ پینوڈو پٹے کا کونہ چباتے بولی تو زبردست قسم کا قہقہہ ان دونوں کے
 حلق سے خارج ہوا بچاری پینو سٹیٹا کر رہ گئی۔۔۔ فون یعنی چاند اور مون
 یعنی موبائل۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا واہ پینو تیری انگریزی دے میں صدقے
 ۔۔۔۔۔ تراب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے بولا تو ارقم نے قہقہہ روکتے اپنے
 سر جھکایا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کو دیکھتے فجر کھل کر مسکرائی تھی۔ پینو
 پیر پٹختی کچن میں گھسی۔۔۔۔۔ کر سٹل ڈول تجھے ناشتہ نہیں کرنا کیا
 ۔۔۔۔۔ درک نے اوزالہ سے پوچھا جو سب کو اشتیاق سے دیکھ رہی تھی
 ۔۔۔۔۔ پوچھ کیا رہے ہو کھلا دو ہماری آنکھیں بند ہیں۔۔۔۔۔ روحان کی
 بات ہر بدر اور تراب کے ساتھ فجر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ درک تلملا

کر رہ گیا۔۔۔ اوزالہ نے مسکرا کر سب کو دیکھتے پراٹھے کا نوالہ توڑا
 ۔۔۔۔۔ یہ تو بہت مزے کا ہے۔۔۔۔۔ وہ دلکش انداز میں بولی۔۔۔۔۔
 یولک سوپر پیٹی۔۔۔۔۔ درک مسکرا کر بولا تو تراب نے بے ساختہ
 کھانسی کی درک دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔ یہ آپ نے کیا بولا۔۔۔؟؟؟
 اوزالہ معصومیت سے بولی تو درک کان کجھا گیا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا بڑے آئے
 انگریزی میں تعریفیں کرنے والے انگریز۔۔۔۔۔ تراب نے قہقہہ لگایا تو
 ہو کھکھا ہوا۔۔۔ ار قم نے کھانسی کی بدر نے مسکراتے ہوئے پانی کا گلاس
 منہ کو لگایا۔۔۔ فجر نے قہقہہ روکنے کے لیے پراٹھے کا بڑا سا نوالہ منہ میں
 رکھا۔ نکل جا یہاں سے دو منٹ سے پہلے۔۔۔۔۔ درک کے تیور
 خطرناک ہوئے اور تراب کو اپنی جان خطرے میں پڑتی محسوس ہوئی

اسی لیے وہ دومانٹ کی دیتی کیے بنا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔ درک اوزالہ
کی طرف متوجہ ہوا۔

ارمہام زیدی سب سے مل کر نکل چکا تھا۔۔۔۔۔ بنایہ جانے کہ اب
اس کی زندگی بدلنے والی ہے۔۔۔۔۔ وہ یہاں سے معافی مانگنا بھول گیا تھا
اور اس کی اس بھول کی سزا بہت بڑی تھی جس سے وہ انجان و بے خبر تھا

صفیہ-----سرگوشی نما آواز پر صفیہ بیگم دہل
 کراٹھی۔۔۔پورے کمرے میں خاموشی تھی۔۔۔آس پاس کوئی
 بھی نہیں تھا۔۔۔نامشعل نافلک اور ناہی چاہت تھی۔۔۔بہمان تو
 باہر چلا گیا تھا جب کہ اشرف میاں محلے میں راؤنڈ مارنے گئے تھے صفیہ
 بیگم کمرے میں لیٹے لیٹے کب نیند میں اتر گئی پتا ہی نہیں چلا اور اب
 سرگوشی پر ان کی آواز کھکی۔۔۔کون ہے؟؟؟؟وہ بولی۔۔۔صفیہ
 میں ہوں میں!!!!!!ایک سرگوشی نما آواز پھر گونجی۔۔۔یا اللہ
 ۔۔۔بچا؟!!!صفیہ بیگم ڈر کے مارے ورد کرنے لگی۔۔۔میرے
 پاس آو صفیہ۔۔۔دوبارہ آواز آئی۔۔۔پر سرار آواز تھی جو نا
 جانے کسی مرد کی تھی یا عورت کی۔۔۔انہوں نے کانوں پر ہاتھ

سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ ارے بے بے میں بس آپ کے ساتھ فن
 کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے بغیر لائف میں کوئی مزہ نہیں ہے نا
 چاہت۔۔۔۔۔ فلک مسکرا کر بولی تو چاہت نے سر ہلایا اور مشعل کے
 ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔ فلمیں ڈرامے کم دیکھا کرو۔۔۔
 بے بے نے کہا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔۔ فلک مسکرا کر رہ
 گئی۔

یمہان سکندر نے بدر کی پوری ٹیم کو گھر پر بلایا تھا۔۔۔۔۔ درک کا ارادہ
 نہیں تھا لیکن اوزالہ کی خوشی دیکھ کر وہ جانے کے لیے تیار ہو گیا۔۔۔

میں کیسی لگ رہی ہو؟؟؟ اوزالہ پہلی بار دل سے تیار ہوئی تھی خوشی اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہی تھی۔ درک نے اس کی آواز پر ڈلسر اٹھایا۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ سب کچھ پس منظر میں چلا گیا۔۔۔۔۔ وائٹ مکمل ڈریس میں بالوں کو بلیک حجاب میں کور کیئے۔۔۔۔۔ لبوں پر لائٹ پنک لپسٹک لگائے وہ ایک معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی محویت دیکھ کر اوزالہ نے آنکھیں پٹیٹائیں۔۔۔۔۔ کیا ہوا درک جی!!!! اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔ اف یہ معصومیت!!!!!! درک کے منہ سے نکلا جملہ اسکو مسکرا نے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔ بتائیں نا میں اچھی لگ رہی ہوں یا نہیں۔۔۔۔۔ اوزالہ نے ہونٹ نکال کر سوال کیا۔۔۔۔۔ تمہاری تعریف کے لیے میرے پاس لفظ نہیں ہیں کر سٹل ڈول۔۔۔۔۔ مختصر یہ کہ میری مر جھائی ہوئی

خانزادہ نے اس کے تیور دیکھتے باہر دوڑ لگائی اور درک دانت پیس کر رہ گیا۔

مما کہی چلتے ہیں نا!!!! حور بزاری سے بولی تو انہوں نے ایک گھوری
سے اس کو نوازا۔۔۔۔۔ کام کر رہی ہوں نا میں۔۔۔ انہوں نے کہا تو
وہ منہ بسور گئی۔۔۔ اگلے ہی پل وہ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئی
۔۔۔ سیڑھیوں کے درمیان بنے چھوٹے سے ٹیرس پر وہاں بیٹھ کر وہ
اپنی پیٹنگ کرتی تھی۔۔۔ رابعہ بیگم نے اس کو دیکھ کر گہرا سانس لیا

<https://www.zubinovelszone.com/>

--- کیا بناؤ کیا بناؤ؟؟؟؟ وہ برش کو پیشانی پر بھاری سوچنے لگی اگلے ہی پل اس کی آنکھیں آب و تاب سے چمکی۔۔۔ وہ بنانے والی تھی یمہان درانی کا سکیچ جس کی شاندار پرسنالٹی وہ ابھی تک نہیں بھولی تھی۔۔۔ اگلے ہی پل وہ سینسل اٹھائے شروع ہو گئی تھی۔



کمانڈر ار مہام زیدی اون ڈیوٹی!!!! ار مہام کی کڑک دار آواز اور سیلوٹ پر سب آرمی والوں نے اس کو دیکھ۔۔۔ ویلکم بیک کمانڈر!!! سب نے یک زبان ہو کر اس کو سیلوٹ پیش کیا وہ مسکرا کر سر ہلا گیا

۔۔۔ مس لاشاری آپ مجھے ایک ایک مشن کی ڈیٹیلز دیں۔۔۔۔۔
ارمہام نے سنجیدہ لہجے میں خود کو ٹکر ٹکر دیکھتی حسینہ سے کہا تو وہ چونکتی
جلدی سے سر ہلا گئی۔۔۔ ارمہام زیدی نے کرسی سنبھالی اس کے ارد گرد
آفیس بیٹھ گئے۔۔۔ حسینہ نے کچھ ڈاکو منٹس وغیرہ اس کے سامنے
رکھے اور ان سب سے ڈسکشن کرنے لگی۔



وہ سب پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔ واؤ!!!!!! فجر نے اشتیاق سے اس
چھوٹے سے گھر کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ بے بے نے خوش دلی سے سب کا
استقبال کیا۔۔۔۔۔ درک نے مسکرا کر بے کو دیکھا لیکن ان کو دیکھ کر
اس کی مسکراہٹ گم ہوئی۔۔۔۔۔ تت تت تم!!!!!! صفیہ بیگم کے منہ
سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔۔ سب نے حیرت سے ان کو دیکھا۔۔۔۔۔
یمہان نے پریشانی سے بے کو دیکھا جن کی آنکھوں سے آنسو بہ
رہے تھے۔۔۔۔۔ بے کیا ہوا؟؟؟ مشعل نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔
میرا بچہ، میرا شاہ،،، میرا درک،،، بے بے نے ساختہ کہتی اسکے سینے
سے لگی۔۔۔۔۔ درک نے ہونٹ بھینچے ان کے گرد گرفت سخت کی
۔۔۔۔۔ سب حیران و پریشان سے کبھی درک کو دیکھ رہے تھے کبھی
صفیہ بیگم کو۔۔۔۔۔ آخر وہ اتنا کیوں رو رہی تھیں۔۔۔۔۔



کچھ پل ایسے ہی گزرنے کے بعد بے بے اس سے الگ ہوتی اس کا ماتھا
چوم گئی۔۔۔ کتنا سا تواب دیکھ کتنا بڑا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ بے بے نے محبت
سے کہا تو وہ سر جھکا گیا۔۔۔۔۔ کہی یہ بے بے کی دوسری شادی سے ہوا
دوسرا بچہ تو نہیں۔۔۔۔۔ روحان کی زبان پر کجھلی ہوئی سب نے اس کو
گھورا۔۔۔ مجھے بے بے کے محبوب کی اولاد لگتا ہے۔۔۔۔۔ تراب کہا
پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔۔۔ اب اگر دونوں کی آواز بھی نکلی نا اٹھا کر باہر
پھینک دوں گا۔۔۔۔۔ ارقم کی سرد سرگوشی پر دونوں منہ بسورے سیدھے
ہوئے۔۔۔ بڑی بی کب سے اپنی آنکھوں سے تیزاب نکال رہی ہو
۔۔۔۔۔ بتا دو یہ کون ہے سب بے تاب ہیں۔۔۔۔۔ اشرف میاں کی بات پر

[illegible]

<https://www.zubinovelszone.com/>

رہی لیکن ان کا فیصلہ نہیں بدلہ۔۔۔ کچھ سال گزرنے کے بعد زینب کے شوہر کو نشے کی لت لگ گئی وہ چھوٹی چھوٹی بات پر لڑائی جھگڑا کرتا، مار پیٹ کرتا۔۔۔ زینب برداشت کرتی رہی۔۔۔۔۔ دو سال بعد درک کی پیدائش پر زینب کو لگا شاید اب وہ بدل جائے لیکن اس کو نابدلنا تھا نا وہ بدلنا پھر ایک دن جب درک تین سال کا تھا ان کا شوہر ان کو بنا بتائے غائب ہو گیا۔۔ انہوں نے بہت کوشش کی اس کو ڈھونڈنے کی لیکن وہ نہیں ملا۔۔۔۔۔ اکیلی عورت کیسے رہتی زمانے کی باتیں اور خرچہ۔۔۔۔۔ وہ بہت اکیلی پر گئی۔۔۔ گھروں کے کام کام کر کر کے اپنا اور درک کا پیٹ پال رہی تھی۔۔۔۔۔ دو سال کا عرصہ پلک جھپکتے میں گزرا۔۔ ایک دن ان کی ملاقات بے بے سے ہوئی دونوں ماں بیٹی بہت روئی ایک دوسرے کا دکھ درد بانٹا۔۔۔۔۔ درک نے معصومیت

سے اپنے پہلے رشتے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔ بے بے اس کو سینے سے لگائے
چوڑے جارہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ اس کو لے کر گھر گئی لیکن بے بے کے
شوہر نے ان کو اپنانے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔ زینب ان کے پیروں میں
گر کر معافی مانگنے جس بھی تیار تھیں لیکن ان کے دل میں۔۔۔۔۔ در اڑتک
نہیں پڑی۔۔۔۔۔ وہ گھر سے مایوس ہو کر نکلی ننھا درک اپنی ماں کو
تڑپتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ بے بے ان سے ان ہی کے گھر میں آکر ملتی تھی
۔۔۔۔۔ ایک دن اچانک ان کو ترکی سن کے بیٹے نے بلا لیا ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے اور وہ زینب کو بتاتک نہیں سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دس سال بعد
جب وہ واپس آئی ان سے ملنے تو وہاں نازینب کا نام و نشان تھا نا ہی درک
کا پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ تو اب اس دُنیا میں نہیں رہی بے بے روتے تڑپتے
واپس آئیں۔۔۔۔۔ وقر گزرتا رہا۔۔۔۔۔ بے بے کے شوہر کے بعد ان کے

بیٹے بہو کے انتقال نے ان کی کمر توڑ دی اب ان کے لیئے جو تھے وہ
دونوں تھے۔۔۔ لیکن اب درک کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھیں ان
کی بیٹی کی آخری نشانی ان کے سامنے تھی۔۔۔۔۔ بے بے کی آنکھوں
سے آنسوؤں نکل رہے تھے۔۔۔ سب غمزدہ تھے۔۔۔ برو!!!!!!
یمہان نے کہتے اس کو سینے سے لگایا۔۔۔۔۔ درک نے گہری سانس
لیتے اس کے گرد گرفت سخت کی۔ یہ تو آدھا سچ ہے۔۔۔ باقی کا سچ ہمیں
بگ باس ہی بتائیں گیں۔۔۔ ار قم کی سرگوشی پر وہ سر ہلا گئے
۔۔۔۔۔ بھیا!!!!!! مشعل اور فلک اس کے سامنے آتے اس کے گلے
لگیں۔۔۔۔۔ درک نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اوزالہ چپ کر
کے سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ کیا یا ایک بار رابطہ تو کر لیتا
۔۔۔۔۔ یمنان کی بات پر وہ سر جھکا گیا۔۔۔۔۔ میرا شہزادہ!!!!!! بے

<https://www.zubinovelszone.com/>

نے محبت سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے پہچانا کیسے؟؟؟ درک
 نے دل میں مچلتا سوال پوچھ ہی لیا۔۔۔۔۔ تیری یہ آنکھیں!!!!!! جن
 کو میں بچپن سے دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ تیرے ہونے کا احساس
 ۔۔۔۔۔ اور احساس کبھی غلط نہیں ہوتے بیٹا۔۔۔۔۔!!! بے بے کے
 محبت بھرے لہجے پر وہ واقعی متاثر ہوا۔۔۔۔۔ اگر ڈھنگ کا حلیہ بناؤ تو
 شہزادوں کو بھی پیچھے چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔ یہ اتنے بڑے بڑے بال
 ۔۔۔۔۔ اتنے جنگل تو لڑکیوں کے سر میں بھی نہیں ہوتا
 ۔۔۔۔۔ بے بے نے کہا تو وہ ہنسا۔۔۔۔۔ مطلب آپ کی ساری پوتیاں
 گونجی ہیں؟؟؟؟ تراب نے آنکھیں پٹیٹا کر فلک کی طرف اشارہ کیا اس
 کی بات کا مطلب سمجھتی وہ تلملا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ چاروں
 طرف قہقہے گونجے۔۔۔۔۔ یہ پیاری سی بچی کون ہے؟؟؟ انہوں نے مسکرا

کراوزالہ کا پوچھا۔۔۔ آپن کی بیوی ہے بے بے۔۔۔ درک محبت سے
 بولا۔۔۔ اتنی چھوٹی سی لڑکی سے شادی کر لی اور وہ بھی اتنی معصوم اور
 پیاری لڑکی سے۔۔۔۔۔ بے بے نے حیرت سے کہا تو روحان نے قہقہہ لگایا
 درک نے اس کو گھورا۔۔۔۔۔ اوزالہ نے گھبرا کر ان کو دیکھا
 ۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ چاند سورج کی جوڑی ہے میرے بچے اور بہو کی
 ۔۔۔۔۔ انہوں نے اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔۔ ایک منٹ بے بے میں
 کنفیوز ہوں۔۔۔۔۔ روحان کی بات پر سب نے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ کس
 بات پر؟؟؟ بدر نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔۔۔۔۔ ان دونوں میں
 سے چاند کون ہے اور سورج کون!!!!!! روحان کے سوال نے بے بے
 کو سٹیٹانے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔۔ بول اب بڑی بی!!! اشرف میاں
 مزے سے بولے بے بے نے تیکھی نظروں سے اس کو گھورا۔۔۔۔۔ یہ

کائے کو نہیں جائے گی تو!!!! درک نے اس سے پوچھا۔۔۔ مم میں
اک اکیلی کیسے؟؟؟ وہ اٹک کے بولی۔ دیکھ پہلی بات تو آپن سے بات
کرتے ہوئے بالکل ناٹکا کر دوسری بات وہ روحان اور تراب تیرے
ساتھ ہونگے نا آپن بھی آتا جاتا رہے گا ادھر اچ رہے گا آپن تیرے کو
ٹینشن نئی لینے کا سنتولن بنا کے رکھنے کا۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تو اس کی
عجیب و غریب بھاشا پر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔ ارے آپن کا
مطلب ہے دھیان لگا کر پڑھنے کا تیرے کو کوئی ہاتھ بھی ٹچ نہیں کر
سکتا۔۔۔ درک کے سمجھانے پر اس نے سر ہلایا۔۔ گڈ میری کر سٹل

ڈول!!!! میرے دل کا زلزلہ۔۔۔۔!!! وہ مسکرا کر اس کو اپنے ساتھ لگا گیا۔

بدر شاہ نے ایک نظر اس کو دیکھا۔۔۔ آخری بار سوچ لے یہاں تو اپنے سے اتنا نہیں گر سکتا۔۔۔۔ بدر کی بات پر اس نے بال درست کرتے ایک نظر اس کو دیکھا۔۔۔۔ تو جانتا ہے ناجو کرنے کا یہاں ٹھان لے پھر مر کر بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹتا۔۔۔۔ یہاں کی بات پر وہ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔۔۔ لیکن تو اچھا نہیں کر رہا یا ایک غلط فہمی کی اتنی بڑی سزا اس معصوم کو نادے۔۔۔۔ بدر نے ایک بار اور کوشش

کرنے کی کوشش کی لیکن پھر لب دبا گیا اب ایک ہی شخص اس کو بچا
" سکتا تھا اور وہ تھا " ولف



ارمہام زیدی مشن سے آتے ہی بستر پر دراز ہوا۔۔۔۔۔ سر میں اندر
آسکتی ہوں!!! حسینہ کی آواز پر وہ گہرا سانس لیتے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔
اس کے اجازت ملتے ہی حسینہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔ جی مس
لاشاری!!!! کہیں۔۔۔۔۔ ارمہام نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ سرولف

کے بارے میں تھوڑی انفارمیشن ملی ہے اور میں یہ آپ سے پرسنل شیئر کرنا چاہتی ہوں۔ حسینہ کی سنجیدہ آواز پر وہ سر ہلا گیا۔ آئیں بیٹھیں پلیز !!! وہ اسکو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا۔۔۔ جی تو شروع کریں !!!

ارمہام نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔ یہ ولف کون ہے کیا ہے کہاں سے ہے اس کی اصلی اڈیٹنٹسٹی سکریٹ ہے !! یہ جب بھی کہی آتا جاتا ہے اپنی اڈیٹنٹسٹی چھپا کر چینج کر کے جاتا ہے۔ مختلف بھیسوں میں آج تک یہ سامنے آیا ہے۔۔۔ اس کی اصل شکل اس کے خود کے گینگ نے بھی نہیں دیکھی۔۔۔۔۔ یہ اتنا شاطر ہے۔۔۔۔۔ کچھ ایکٹرز کو ہائیر کر کے اپنا کردار کرواتا ہے اصل میں وہ کون ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ ہاتھ آئے شکار کو کبھی کسی کے لیے نہیں چھوڑتا چاہے وہ کتنا ہی اہم کیوں ناہو فائدے نقصان کی بلکل پرواہ نہیں کرتا۔۔۔ چاہے سامنے اس کی قیمتی

چیز ہی کیوں ناداؤ پر ہو۔۔۔ حسینہ کی بات ہر ار مہام نے ہنکارا بھرا۔۔۔
انٹر سٹنگ!!! یہ بہت مزے کا آدمی ہے۔۔۔۔ ار مہام مسکرایا
۔۔۔ حسینہ نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا تھا۔۔۔



رات کے پہر حور کو پانی کی پیاس محسوس ہوئی۔ حلق میں جیسے کانٹے
سے اگ آئے تھے۔۔۔۔ وہ گلہ تر کرتی بیڈ سے اٹھی لیکن جب سے داؤ
لگا کر بیٹھے اس شخص نے اس کی ناک پر رومال رکھتے اس کو بے ہوش
کر دیا۔۔۔۔ وہ اس کی بانہوں میں مچلتی بے سدھ ہو گئی تھی۔۔۔ اس

شخص نے اس کو کندھے پر ڈالتے باہر نکلنا چاہا لیکن غلطی سے اس کا
 پاؤں ٹیبل سے ٹکرایا جس سے اس پر پڑا گلدان ٹھاہ کی آواز سے زمین پر
 گرا۔۔۔ کون ہے کون ہے؟؟ رابعہ بیگم جلدی سے اٹھی۔۔۔ وہ شخص
 ہونٹ بھینچے ہوا کی سپیڈ سے وہاں سے نکلا۔۔۔ حور حور!!!! رابعہ بیگم
 نے اس کو پکارا گلے ہی پیل انہوں نے لائٹ آن کی۔۔۔ لیکن حور کہی
 نظر نہیں آئی۔۔۔ حور کہاں ہو تم؟؟؟ رابعہ بیگم پریشانی سے بولی اگلے
 ہی پیل انہوں نے پورے گھر میں اس کو دیکھا لیکن وہ ہوتی تو ملتی۔۔۔
 یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا!!!! وہ روتے ہوئے بولی اگلے ہی پیل
 انہوں نے ار مہام کا نمبر ملایا لیکن وہ بند جا رہا تھا۔۔۔ وہ وہی سجدے
 میں گرے دعائیں مانگنے لگیں۔

گاڑی سے اترتے یمہان نے منہ سے ماسک اتارا اور گہرا سانس لیا پھر مسکراتے ہوئے اس کو گود میں اٹھاتے گودام کا دروازہ کھولا تو پورا گودام اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل دھڑادھڑلا ٹٹس آن ہوئیں۔۔۔ اس کو ویسے ہی گود میں اٹھائے یمہان نے حیرت سے سامنے بیٹھے شخص پر نظر ڈالی جس کا چہرہ فل کور تھا سرخ آنکھیں جیسے ابھی ان سے خون نکل پڑے گا۔۔۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ یمہان نے تلخ لہجے میں پوچھا۔۔۔ میرے علاقے میں آکر میرے ہوتے ہوئے کسی کی عزت پر ہاتھ ڈال رہا ہے اور پوچھتا ہے میں کون ہوں؟؟؟ اس کے سنسنی خیز لہجے پر یمہان سکینڈ میں سمجھا کہ اس کی

سامنے ولف ہے۔ یہ میرا معاملہ ہے تم اس میں ناہی پڑو۔ یہمان نے سخت لہجے میں کہتے حور جو صوفے پر لٹایا۔۔۔ معاملہ تیرا ہوتا تو میں نا پڑتا لیکن یہاں معاملہ میرے ہوتے ہوئے غلط کام کا ہے جو میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ اس کے لہجے میں وحشت تھی۔۔۔ اتنا ہی تم غلط کام روکنے والے کو تو اس کو کیوں نہیں روکا۔۔۔۔۔ اس نے میرا کردار میری عزت کی دھجیاں اڑا دیں۔۔۔۔ میں جو آج تک کوئی ڈیل نہیں ہارا۔۔۔۔۔ بارہ گھنٹے میں دس ڈیلز ہار گیا صرف اور صرف اس کی وجہ سے۔۔۔۔۔ یہمان دھاڑا تھا۔۔۔۔۔ آواز نیچی رکھ۔۔ ہاتھ اور زبان میری بھی بہت چلتی ہے۔۔۔۔۔ اور اگر یقین نہیں تو ایک بار پھر اونچی آواز میں بات کر کے دیکھ ساری زندگی اپنی آواز سننے کو ترس جائے گے اور اشاروں میں باتیں کرے گے۔۔۔۔ اس کے ٹھنڈے

ٹھار لہجے پر وہ دانت بھینچ گیا۔۔۔ رہی بات اس کی تو اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا،،، ڈر گئی تھی، غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اور تو بد لے میں کیا کر رہا ہے اس کا وجود داغ دار کر رہا ہے اس کی عزت کے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔۔ وہ بولا تو بيمہان تھوڑا حیران ہوا کیونکہ جہاں تک اس نے سنا تھا ولف ٹائم ضائع نہیں کرتا تھا بس وار کرتا تھا۔۔۔۔۔ میں اس کی عزت لوٹنے یہاں نہیں لایا نہ بيمہان درانی کا کردار اتنا کمزور ہے کہ وہ کسی کی عزت لوٹے۔۔۔۔۔ بيمہان کی بات ہر ولف نے ایک قہقہہ لگایا۔۔۔ جانتا ہے تیری اس انا کی وجہ سے کیا ہو گا۔۔۔۔۔ رب تو سب دیکھ رہا ہے کہ تو نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا لیکن جب صبح یہ اپنے گھر جائے گی،،، تو زمانے والے اس کو پاک باز مانے گے ان کی نظر میں یہ ایک داغ دار عورت ہو گی اور تو اچھے سے جانتا ہے ہمارا زمانہ کتنی گرمی ہوئی سوچ کا

مالک ہے زمانہ اس کو جینے نہیں دے گا وہ اس کو سکوں کی سانس نہیں
لینے دے گا۔۔۔۔۔ ولف کی بات پر وہ سر جھکا گیا۔ اب کہاں جا رہا
ہے؟؟؟ اس کو مڑتے دیکھ وہ بولا۔۔۔۔۔ قاضی کو بلانے۔۔۔۔۔ یہمان
سرخ آنکھوں سے بولا اور وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔ بھلک سا لالٹی کھوپڑی
کا ہیچ ملا تھا میرا بھائی بننے کے لیے۔۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی وہ منہ سے
نقاب نکال کر بڑبڑایا تھا اور کال ملا کر کسی کو کچھ بتانے لگا۔

ارقم نے واکی ٹاکی پر بختے بیل پر نیند سے بند ہوتی آنکھیں کھولی اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اس کے کانوں میں آواز گونجی۔۔۔ امان روڈ کے پاس کل دن کے بارہ بجے انسانی آرگنز کی ڈیلز ہو گئی آپ سب کو بلیک ممبیا یاد کر رہا ہے۔۔۔ ایک ہی بات کو دو تین بار دہرایا گیا۔۔۔ ارقم نے کب بھینچے۔۔۔ شاید کوئی آس پاس واکی ٹاکی پر رابطہ کر رہا تھا اسی وجہ سے سگنل کیچ ہو گیا تھا۔۔۔ روحان!!!! ارقم نے جلدی سے روحان کو جھنجھوڑ کر اٹھایا۔۔۔ روحان پریشانی سے اٹھا ارقم نے سارا معاملہ اس کو بتاتا۔ روحان نے سر ہلاتے جلدی سے اس والی ٹاکی کی ہر کال کو کنیکٹ کرنا شروع کیا۔

حسینہ کے جاتے ہی ار مہام نے سکون سے آنکھیں موندیں۔۔۔۔ ڈیوٹی کی وجہ سے وہ فون آف کر گیا تھا۔۔۔ اور اب وہ اتنا تھک چکا تھا کہ اس نے غور ہی نہیں کیا تھا لیکن اچانک کسی خیال کے تحت اس نے فون آن کیا تو لاتعداد مس کالز حور کے نام سے اس کے فون پر موصول ہوئیں۔۔۔ یہ حور بھی نا؟!!! ار مہام نے مسکرا کر کال ملائی۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک دو بیل جانے کے بعد کال اٹھالی گئی۔۔۔ دوسری طرف سے جو خبر اس کو ملی اس کا دماغ سن ہو گیا۔۔۔۔۔ مم میں آتا ہوں۔۔۔۔ وہ کانپتے لہجے میں بولتے وہاں سے نکلا۔ پوری آرمی ٹیم نے اس کو اندھی طوفان کی طرح بھاگتے دیکھ اس کے پیچھے قدم

بڑھائے اور اگلے ہی پل سب نے دیکھا کہ فل رفتار سے گاڑیاں کیمپ سے نکلیں۔۔۔ ار مہام زیدی کی بہن اغواء ہو چکی تھی اب یقیناً سب اس کے قہر میں آنے والے تھے۔۔

حور نے اپنی دکھتے سر کو پکڑا۔۔۔۔ اور ایک نظر اس چھوٹے سے کمرے میں ڈالی جہاں خاموشی ہی خاموشی تھی۔ اچانک اس کا زہن بیدار ہوا۔۔۔ کوئی ہے کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔ بھاءااا۔۔۔ ماما۔۔۔ کوئی ہے بچاؤ!!!!!! وہ چیخی۔۔۔ آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں مجھے نکالو یہاں سے

میرے ساتھ ایسے ہی رہنا، یمہان نے اس کو اپنے لفظوں سے بہت کچھ باور کروایا۔۔۔۔۔ یمہان کے نکلتے ہی وہ ہچکیوں سے روئی تھی۔۔۔۔۔ بالآخر جیت یمہان درانی کی ہوئی۔۔۔ وہ مرد تھا مضبوط تھا اس نے وار ہی ایسا کیا تھا کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھک گئی تھی اس کا کہامان گئی تھی۔۔۔۔۔ ہر بار لڑکی کے حصے میں ہی کیوں؟؟؟؟ وہ فقط سوچ پائی۔۔۔۔۔ نکاح مبارک ہو۔۔۔۔۔ اس بنا جذبات کے انسان کی ظالم دنیا میں خوش آمدید لڑکی،،،، اب یہ سفاک درانی تمہیں کہی کا نہیں چھوڑے گا!!!! یمہان اس کے کان میں زہریلی سرگوشی کر گیا اس نے سرخ آنکھوں سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ سبز آنکھیں شہد رنگ آنکھوں سے ٹکرائی اور یہاں اس سفاک درانی کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔ اس کی روئی روئی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھتے وہ سب بھول گیا۔۔۔۔۔

گلاب آنکھیں شراب آنکھیں

تمہاری یہ لاجواب آنکھیں

انہی میں الفت انہی میں محبت

سوال آنکھیں عذاب آنکھیں

کبھی نظر میں بلا کی شوخی

کبھی سراپا حجاب آنکھیں

کبھی چھپاتی ہیں راز دل کے

کبھی ہیں دل کی کتاب آنکھیں

کسی نے دیکھی تو جھیل جیسی

کسی نے پائی تو شراب آنکھیں

وہ آئے تو لوگ مجھ سے بولیں

حضور آنکھیں جناب آنکھیں

عجب ہے یہ گفتگو کا عالم

پہلے سوال پھر جواب آنکھیں

یہ مست مست بے مثال آنکھیں

نشے سے ہر دم نڈھال آنکھیں

اٹھی تو ہوش و حواس چھینے

گرے تو کر دے کمال آنکھیں

کوئی ہے ان کی کراہ کا طالب

کسی کا شوق وصال آنکھیں

نہ یوں جلیں نایوں ستائیں
کریں تو کچھ یہ خیال آنکھیں
میں جینے کا اک بہانہ یاروں
یہ روح پرور جمال آنکھیں
دراز پلکیں وصال آنکھیں
ہیں مصوری کا کمال آنکھیں
شراب رب نے حرام کر دی
مگر کیوں رکھی حلال آنکھیں
ہزاروں ان سے قتل ہوئے ہیں
خدا کی بندی سنبھال آنکھیں۔۔۔

وہ بے خود ساتنی بڑی غزل اس کی آنکھوں کی گہرائی پر پڑھ گیا
 --- حور اس کی آنکھوں میں مسلسل دیکھ رہی تھی اس کا ایک ایک
 لفظ اس کے کان میں گونجا دماغ پے چھایا اور دل میں اتر اتر اتر --- وہ
 چپ تھی وہ کچھ نہیں بولی وہ اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی
 --- حور نے بے ساختہ نظریں پھیریں یہماں ہوش میں آیا ---
 اس نے اپنے نچلے لب کو سختی سے دانتوں میں بھیسے اپنی مدہوشی پر خود
 کولتاڑا --- تمہاری سزا شروع ہوتی ہے اب --- آج تم میری
 کل صبح میں تمہیں طلاق دے دوں گا --- لفظ تھے یا خنجر جو حور کے
 دل میں گھونپے تھے --- وہ اتنی چھوٹی بھی نہیں تھی کہ اس کی بات کا
 مطلب اس کا مطالبہ اس کی سوچ سمجھ ناپاتی وہ سوچ نہیں سکتی تھی اتنی
 شاندار شکل کا مالک اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے۔ مم میں نے آپ کو اتنا اچھا

کے بدلے میں کچھ نہیں کہا اس وجہ سے۔۔۔۔۔ لہکن مجھے کیا پتا آپ کی سوچ اتنی گندی ہے۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ بولی تو یمنان مسکرایا۔۔۔ شکر یہ مجھے یاد دلوانے کے لیے میں کتنا گھٹیا ہوں تمہاری باتوں میں بھول ہی گیا تھا کہ میں یہاں کس وجہ سے آیا ہوں۔۔۔۔۔ یمنان کی سرد آواز پر اس کے ماتھے پر پسینہ چمکا۔۔۔۔۔ یمنان کے ہاتھ اس کے حجاب کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔ حور نے سختی سے اور خوف سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے یمنان کا ہاتھ اس کے حجاب تک پہنچا زوردار لات سے دروازہ کھلا۔۔۔۔۔ یمنان نے اور حور نے گھبرا کر دروازے کی سمت دیکھا۔۔۔ جہاں ار مہام زیدی بھرپور قہر کے ساتھ براجمان تھا۔۔۔ سانس تیزی سے چل رہا تھا سرخ رنگت پر سرخ آنکھیں۔۔۔۔۔ خطرناک حد تک پھولی رگیں۔۔۔ وہ آتش فشاں بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

نار مہام زیدی فل تیزی سے گھر پہنچا تھا آتے آتے اس کو ایک گھنٹالگ چکا تھا کیونکہ اس وقت وہ دوسرے علاقے میں تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ پوری آرمی ٹیم تھی وہ مختلف شارٹ ویئر سے گزرتے جلدی پہنچ گئے تھے آرمی کی وجہ سے پہلے ہی ٹریفک وغیرہ کو کنٹرول کر لیا گیا تھا تاکہ ان کو کوئی پریشانی ناہو۔۔۔۔۔ پوری آرمی فوج جانتی تھی ار مہام زیدی کے لیے اس کی بہن اور اس کی ماں کیا ہے۔۔۔۔۔ دشمن بھی ان کے بارے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے کیونکہ یہ چیز ار مہام زیدی کے بس کے باہر ہوتی تھی۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔ آرمی ریجنرل جانتے تھے وہ آپس آئے گا اس وجہ سے وہ پہلے ہی اس کی اور اپنی

گاڑی کا رخ بدل چکے تھے۔۔۔۔۔ ماما حور کہاں ہے ماما؟؟؟ ار مہام نے روتی ہوئی رابعہ بیگم سے پوچھا۔۔۔۔۔ پتا نہیں مم میری بچی۔۔۔۔۔ وہ روتے روتے نڈھال ہوئیں۔۔۔۔۔ مس لاشاری۔۔۔۔۔ ار مہام دھاڑا تھا۔۔۔۔۔ یس یس کمانڈر!!؟!! حسینہ تیزی سے اندر آئی۔۔۔۔۔ ار مہام نے رابعہ بیگم کا خیال رکھنے کا اس کو آرڈر دیا۔۔۔۔۔ اس نے سر ہلاتے ان کو سنبھالا کو مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ ماما میں حور کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ ار مہام ان کو تسلی دیتے سرخ آنکھوں سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ مجھے دس منٹ میں اپنے گھر کے آس پاس جتنے بھی سیل فونز ایکٹو تھے اس کی لسٹ چاہئے صرف دس منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ار مہام کی دھاڑ پر ریجنرز سر ہلاتے اپنے اپنے کام میں مگن ہوئے۔۔۔۔۔ ایک بڑی تعداد میں آرمی گاڑیوں کی قطار ان

کے گھر کے باہر تھی۔۔۔۔۔ کچھ لوگ اٹھ کر ان کو ایسے دیکھ رہے تھے
جیسے پتا نہیں وہ پہلی مرتبہ یہاں آئے ہو یا کسی اور دنیا سے ہو۔۔۔۔۔
اگلے پندرہ منٹ میں اس کے سامنے پندرہ نمبروں کی لسٹ موجود تھی
۔۔۔ شٹ!!!!!! وہ گاڑی کو ٹھوکر مارتا چلا یا۔۔۔۔۔ اس کے پاس
ٹائم بہت کم تھا جیسے جیسے ٹائم گزر رہا تھا اس کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ
رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ تم تم ان چار نمبروں کے علاؤہ ان نمبروں کی
ڈیٹیلز جلدی سے جلدی نکالنے کی کوشش کرو میں تب تک کچھ کرتا
ہوں۔۔۔۔۔ ار مہام نے چار نمبر کو کٹ کرتے ان سے کہا تو وہ سر ہلاتے
کام میں لگے ار مہام نے فون نکالا اور ایک مخصوص پرائیویٹ نمبر ڈائل
کیا۔۔۔۔۔ پک اپ داکال پک اپ؟؟؟ وہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔۔ ہیلو!!!!!!
کال اٹھاتے ہی ار مہام بولا۔۔۔۔۔ کون!!!!!! دوسری طرف سے

بھاری بھر کم آواز گونجی۔۔۔۔ میں کمانڈر ار مہام زیدی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ ار مہام جلدی سے بولا تو دوسری طرف موجود شخص نے کان سے فون ہٹاتے ایک نظر اس کو دیکھا گلے ہی پل اس نے فون واپس کان سے لگایا اور تیزی سے سامنے رکھے کمپیوٹر پر وہ نمبر لکھنے لگا۔۔۔۔ بولو!!!!!! وہ صرف ایک لفظ بولا جب کے ہاتھ ابھی بھی تیزی سے کمپیوٹر پر چل رہے تھے۔۔۔۔۔ جہاں ار مہام زیدی کی لوکیشن کے ساتھ ساتھ پوری ڈیٹیلز آچکی تھی وہ شخص اطمینان سے مسکرایا جیسے اس کو تسلی ہو گئی ہو۔۔۔۔ وہ پورا ڈیٹا فائل میں کرتا چیئر سے اٹھا۔۔۔۔ مجھے تمہاری مدد چاہئے۔۔۔۔ تمہارے ہوتے ہوئے ایک جرم ہو گیا اور تم بولتے کہ میرے ہوتے ہوئے علاقے میں غلط کام ہو نہیں سکتا۔۔۔۔ ار مہام کے طنز پر وہ مسکرایا۔۔۔۔ تم تو کمانڈر ہونا بہن تو

تمہاری اغوا ہوئی ہے نا۔۔۔۔۔ تمہارا کوئی ڈر نہیں تمہارے دشمنوں کو کیا!!! جو تم مجھے باتیں سنار ہے ہو کیا کرے گا کمانڈر تو۔۔۔ تجھ سے اپنی بہن نہیں سنبھالی گئی۔۔۔ اس کی بات پر ار مہام کارنگ سرخ ہو ا۔۔۔ میں نے تمہاری فضول بک بک سننے کے لئے کال نہیں کی ہے مجھے اتنا بتاؤ کیا تمہیں پتا ہے ان سب کے پیچھے کون ہے؟؟؟؟ ار مہام کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا۔۔۔ دیکھ کمانڈر پہلی بات مجھ سے بات کرتے ہوئے لفظوں کا چناؤ سوچ سمجھ کر کیا کر کیونکہ کیا ہے نا کون سا لفظ مجھے برا لگ جائے کچھ نہیں پتا!!!! دوسری بات میں حکم نہیں ریکوسٹ سنتا ہوں تو میرے سامنے حکم نہیں ریکوسٹ کیا کر!!!! تیسری بات مرد بن مرد!!!! حفاظت کرنا سیکھ!!!! اس کی بات پر ار مہام نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔ کمانڈر سر!!!! یہ چھ نمبر اسی محلے کے ہیں باقی

بچے یہ پانچ نمبر توان میں ایک مشہور بزنس ٹائیکون یمہان درانی کا کے
 اور یہ نمبر۔۔۔۔۔!!!! کیا کہایمہان درانی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ ریخبر
 اپنی بات مکمل کرتا ار مہام اس کی بات کاٹ کر بولا۔۔۔۔۔ فون کے
 دوسری طرف سنتے اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔
 جلدی اس یمہان کی لوکیشن نکالو؟!!! ار مہام سب سمجھتا جلدی سے
 بولا۔۔۔۔۔ اس نے سمجھتے سر ہلایا۔۔۔۔۔ ہاتھ زرا دھیرے چلانا کمانڈر
 تیرے گھر کا ایک حصہ بن چکا ہے اب وہ یمہان درانی اور بات سن گلشن
 کالونی کے سب سے آخری گودام میں تجھے وہ مل جائے گا۔۔۔۔۔
 دوسری طرف موجود شخص نے کہہ کر کال کاٹی جب کہ وہ اس کی
 آدھی بات سمجھتا جلدی سے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔۔ سب حیران ہوئے

کہ ابھی تو لوکیشن بھی پتا نہیں چلی۔۔۔ اور اگلے بیس منٹ میں وہ دروازہ توڑ کر اس کے سامنے تھا۔۔۔

سنا؟؟؟؟؟ درک نے سنجیدگی سے روحان کو کہا تو اس نے سر ہلاتے
 ریکارڈنگ پلے کی۔۔۔۔۔ ہمہ تن کچھ تو ہے!!!! درک نے سر
 ہلایا۔۔۔۔۔ تیار رہنا سب۔۔۔۔۔ درک کے کہنے پر سب نے سر ہلایا۔۔
 فجر تم یہی رہو گی اوزالہ کے ساتھ۔۔۔۔۔ درک کی بات پر وہ سر ہلا گئی
 ۔۔۔۔۔ درک نے پر سوچ نظریں سکریں پر جمائی اور جیب سے سگریٹ
 نکالی۔۔۔۔۔ جسکو تراب نے ہاتھ میں پکڑے لیٹر سے سلگایا۔۔۔

بھائی!!!!!! حور اس کی طرف بڑھی اس سے پہلے ہی یمہان نے اس کی
 کلائی ہاتھ میں دبوچی یہ منظر دیکھتے ار مہام کا خون کھولا۔۔۔۔۔ چھوڑ میری

بہن کو سالے۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔۔۔ پوری فورس اس پر گزرتان چکی
تھی۔۔۔۔۔ تیری بہن میری بیوی ہے تو سالہ تو تو ہوانا میرا۔۔۔۔۔ یہمان
کے طنزیہ لہجے پر ار مہام نے غصے سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ ولف کی بات کا
مطلب اس کو جیسے اب سمجھ آیا لیکن وہ اپنی سوچ کو جھٹک گیا۔۔۔۔۔
بکو اس مت کریمہان درانی میں کہتا ہوں اپنے غلیظ ہاتھ ہٹا میری بہن
سے ورنہ شوٹ کر دوں گا۔۔۔۔۔ ار مہام چلا یا۔۔۔۔۔ کیا یار کتنا چیتا
ہے کان میں درد ہو گیا!!! میں جھوٹا لگتا ہوں پوچھ اپنی بہن سے جس
نے میرے ساتھ نکاح پڑھا ہے۔۔۔۔۔ یہمان تیکھی مسکراہٹ سے کان
میں انگلی مارتے بولا تو ار مہام نے حور کی طرف دیکھا۔ واہیات انسان
ہے تو۔ جو نم آنکھوں سے ار مہام کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں
آنسو دیکھتے وہ تڑپا۔۔۔۔۔ حور!!!! وہ تڑپ کر اس کی جانب بڑھا

۔۔۔۔۔ او نہوں سالے صاحب !!! پہلے حور کے شوہر سے تو مل لیجئے
 !!! ایمہان نے قہقہہ لگا کر کہا ار مہام نے ایک نظر حور کو دیکھا اور نظروں
 ہی نظروں میں اس سے جیسے پوچھا۔۔۔۔۔ حور نے سر جھکایا جس کا
 مطلب وہ سچ میں اس کا شوہر تھا۔۔۔۔۔ شوہر نامراد میرے ہاتھوں
 سے شوٹ نا ہو جائے اس لیے بہتر ہے شوہر سائیڈ ہی رہے۔۔۔۔۔
 ار مہام کے لہجے پر ایمہان نے ہونٹ بھینچے۔۔۔۔۔ ار مہام نے تیزی
 سے حور جو سینے سے لگایا حور تڑپ تڑپ کر رودی۔۔۔۔۔ دیکھ دیکھ
 کمانڈر !!! تو مجھے مارنے کی بات کر رہا ہے !!! تیری بہن رو رہی ہے آخر
 کار میں مرا تو وہ بیوہ ہو جائے گی نا !!! ایمہان نے ار مہام کو چڑایا۔۔۔۔۔ پورہ
 فورس ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اگر شوہر تیرے جیسا ہو تو میں اپنی
 بہن کو سو بار بیوہ کرنا پسند کروں گا۔۔۔۔۔ ار مہام کی بات پر ایمہان جل

[illegible]

کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔۔ ماما!!! میں بتاتا ہوں آپ کو حور آپ
 کمرے میں جاؤ آرام کرو اور ٹینشن نہیں لینی آپ کا بھائی آپ کے ساتھ
 ہے۔۔۔۔۔ ار مہام اس کو کندھے سے پکڑ کر بولا تو وہ نم آنکھوں سے سر
 ہلاتے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔ ار مہام نے گہری سانس لیتے رابعہ
 بیگم کو سب بتایا۔۔۔۔۔ رابعہ بیگم کی آنکھوں سے آنسوؤں دوبارہ بہنے لگے
 ۔۔۔ کیا گارنٹی ہے وہ میری بچی کے ساتھ برا نہیں کرے گا۔۔۔ اب جو
 بھی ہو وہ اس کا شوہر ہے ار مہام تم جانتے ہو نا ہمارے معاشرے کو
 ۔۔۔۔۔ رابعہ بیگم نے اس کو بہت کچھ باور کروایا۔۔۔۔۔ ہممم جی جی ممما میں
 کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔۔ ار مہام نے کہتے ان کو سینے سے لگائے۔۔۔۔۔ اندر
 کمرے میں حور روتے روتے سو گئی تھی۔



صبح کی روشنی زمین پر پڑی۔۔۔ درک نے آنکھیں کھولیں!!!! صبح
بخیر!!!! وہ مسکرا کر اوزالہ سے بولا اور کھرا ہوتا واش روم کی جانب بڑھا
۔۔۔ اوزالہ گہری نیند میں تھی کہ کسی کی تلاوت کی آواز اس کے کان
میں پڑی۔ آواز اتنی پیاری تھی کہ وہ اپنے کانوں میں سکون محسوس
کرنے لگی۔۔۔ اوزالہ نے آنکھ کھولی اور سامنے ہی درک جائے نماز پر
بیٹھا آنکھیں بند کیئے ہاتھوں کو سینے پر باندھے سورت بقرہ کی تلاوت
کر رہا تھا۔ اوزالہ اس کو یہ ٹک دیکھنے لگی۔۔۔ کئی منٹ بعد تلاوت ختم
کرتے اس نے آنکھیں کھول کر اپنی چھوٹی سی بیوی کو دیکھا جو یک ٹک
اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ درک مسکرایا۔۔۔ اٹھ گی تو!!!! آ جاؤ نماز

پڑھیں!!! درک نے مسکرا کر کہا تو وہ جلدی سے سر ہلاتی واشروم کی طرف بڑھی درک نے مسکرا کر اس کو دیکھا۔

ارمہام نے حور کے کمرے میں داخل ہوتے اس کو دیکھا۔۔۔ جو نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔ سلام پھیرتے اس نے ارمہام کو کمرے میں دیکھا تو حیران ہوئی۔۔۔ آسلام و علیکم!!!! بھا!!!! حور اس کے گلے لگتی بولی وہ مسکرایا۔۔۔ میرا بچہ ٹھیک ہے؟؟ ارمہام اس کے سر پر بوسہ دیتے بولا تو حور نے سر ہلایا۔۔۔ ادھر آؤ بیٹھو!!!! ارمہام نے اس کو بیڈ کی طرف

اشارہ کیا وہ سر جھکاتی اس کے ساتھ بیٹھی۔ دیکھو حور!!! جو ہوا سو ہوا
 !!! وہ سب آپ کی غلط فہمی تھی لیکن میں یمہان سے معافی مانگنا بھول
 گیا تھا میری وجہ سے آپ کے ساتھ یہ ہوا اپنے بھا کو معاف کر دو!!!
 ار مہام کے شر مندہ لہجے ہر وہ تڑپی اور اس کے گلے لگی۔۔ بھا یہ آپ کیا
 کہہ رہے ایسے معافی نہیں مانگیں۔۔۔ حور نم لہجے میں بولی تو ار مہام نے
 گہری سانس لی۔۔۔ میں جانتا ہوں یمہان نے یہ شادی بدلے کے
 لیئے کی ہے۔۔۔۔ لیکن مجھے اپنے رب پر اور نکاح کی طاقت پر اتنا
 بھروسہ ہے کہ وہ آپ کع چھوڑ نہیں پائے گا۔۔ فیصلہ آپ کا ہو گا اگر
 آپ ان کے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارنا چاہتی ہیں تو میں آپ کا رشتہ
 بچانے کیلئے کچھ بھی کروں گا اگر نہیں تو پھر چاہے مجھے اس یمہان کی
 جان ہی کہوں نالینے پڑا میں لوں گا اور آپ کو آزاد کرواؤں گا۔۔

ار مہام کی بات ہر حور نے سر جھکایا۔۔۔ یمہان کی جان لینے والی بات ہر ایک پل کے لیے اس کا دل سہا۔۔۔ بھیا مجھے کچھ ٹائم چاہیے۔۔۔ حور نے سر جھکا کر کہا تو وہ گہری سانس لے گیا۔۔۔ میں سمجھتا ہوں جس سچویشن میں یہ سب ہوا ہے آپ کے لیے یہ سب قبول کرنا مشکل ہے لیکن جلدی فیصلہ کرنا اور سوچ سمجھ کر۔۔۔۔۔ ار مہام کھڑا ہوتا بولا تو وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔۔ فی امان اللہ!!! میں ڈیوٹی پر نکلتا ہوں کوئی بھی ہیلپ ہو مجھے فون کر دینا۔۔۔ ویسے گارڈ باہر موجود ہیں۔۔۔ ار مہام نے کہا تو وہ سر ہلا گئی ار مہام نے اس کو سینے سے لگایا اور باہر نکلا۔۔۔ حور اس کے جانے کے بعد بیڈ پر بیٹھتے آنکھیں موند گئی۔

بھیا بھی تک نہیں آئے ہیں گھر!!! مشعل نے پریشانی سے کہا۔۔۔ وہ
 اس کی پہلی بیوی بدر سے پوچھ۔۔۔۔۔ بے بے فکر سے بولی تو مشعل نے
 سر ہلایا۔۔۔۔۔ اچھا بے بے میں یونی جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ فلک نے مسکرا
 کر کہا تو انہوں نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔ اللہ کی پناہ!!! بے بے
 نے کہا اور وہ مسکراتی ہوئی چاہت کے ساتھ باہر نکلی۔۔۔ مشعل اندر آئی
 ۔۔۔ کیا کہا بدر نے؟؟ بے بے نے جلدی سے پوچھا۔۔۔ بدر بھیا کہہ
 رہے ہیں وہ ان کے ساتھ ہی ہیں۔۔۔ مشعل نے مسکرا کر کہا تو بے بے
 شکر کا سانس لے گئی۔۔۔ اس بدر کو بولود رک کو بولے آج ہی یہاں
 شفٹ ہو جائے۔۔۔۔۔ بے بے کے کہنے پر مشعل نے مسکرا کر سر ہلایا۔

یہمان گہری نیند میں تھا جب کسی نے اس کے منہ پر ٹھنڈا پانی پھینکا
 --- یہمان ہڑبڑا کر اٹھا۔۔۔ سامنے ہی ار مہام کو دیکھ کر اس کا مہ ایسا
 ہوا جیسے کڑوا بادام۔۔۔ صبح صبح منحوس شکل دکھا دی سارا دن خراب
 گزرے گا۔۔۔ یہمان دانت پیس کر بولا۔۔۔ رات ہی وہ بدر کو سب
 بتا چکا تھا۔۔۔ بدر نے کہا تھا وہ صبح ہی اس کو لینے پہنچ جائے گا۔۔۔ واہ خود
 منحوس ہو کر مجھے منحوس بول رہے ہو اٹکے وئی اٹکے !!! ار مہام کے طنز
 پر وہ بلبلا کر رہ گیا۔۔۔ کیوں آیا ہے ادھر سالے؟؟ یہمان نے سوالیہ
 نظروں سے اس سے پوچھا۔۔۔ تیرا پوسٹ پارٹم کرنے۔۔۔ ار مہام کی
 بات ہر یہمان نے قہقہہ لگایا۔۔۔ میرا پوسٹ پارٹم کرنے آیا ہے یہ ناہو
 اپنی ڈیڈ باڈی کے کر باہر جائے۔۔۔ یہمان نے کہا تو ار مہام نے بھنویں
 اچکائی۔۔۔ ہاتھ تو لگا قیمہ نابناد یا تو میرا نام بھی کمانڈر ار مہام زیدی

نہیں۔۔۔۔۔ ار مہام نے سینے پر ہاتھ باندھتے کہا۔۔۔۔۔ ہاں تو ہے ہی
 قصائی پتا نہیں کمانڈر کیسے بن گیا جب کہ شکل سے بھی قصائی کے
 خاندان کا لگتا ہے۔۔۔۔۔ یمہان نے سائیڈ سائل سے کہا اس کا وار
 زبردست تھا۔ اپنی شکل دیکھی ہے کبھی آسنے میں ڈڈو لگتا ہے۔۔۔۔۔
 ار مہام چڑ کر بولا۔۔۔۔۔ ہر وزدیکھتا ہوں ماشاء اللہ نوابوں جیسی ہے اور ڈڈو
 ہو گا تو خود!!! یمہان بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا۔۔۔۔۔ نواب اور تو گلی
 کے کتے بھی تیرے سے اچھے ہیں یمہان درانی!!! ار مہام کے طنز پر وہ
 تڑپ کر رہ گیا۔۔۔۔۔ ایک ہی سالہ دیا اللہ اور وہ بھی اتنا بے ہودہ۔۔۔۔۔
 یمہان منہ اوپر کر کے بولا۔۔۔۔۔ ایک ہی بہنوئی دیا یا اللہ وہ بھی خبیث
 شیطان!!! ار مہام نے فوراً بد لہ چکایا۔۔۔۔۔ زیادہ ٹرنا کر کیا کام ہے وہ
 بول اور جانے دے مجھے تیری طرح ویدہ نہیں ہوں میں؟!!! یمہان

مدعے پر آیا۔۔۔ میں اس لیے یہاں آیا ہوں۔ یہاں درانی کہ تو میری بہن سے دور رہا سکے اس پاس بھی نظرنا،،، جب تک میری بہن کا فیصلہ نہیں آ جاتا۔۔ اگر وہ تیرے ساتھ رہنے پر راضی ہوئی تو ٹھیک ورنہ تو اس کو چھوڑ دے گا۔۔ ار مہام کے سر دلچے ہر یہاں نے اس کو دیکھا چھوڑنے والی بات ہر اس کا دل لرزا۔۔ نہیں چھوڑوں گا میں اسے بیوی ہے میری وہ کوئی کھلونا نہیں۔۔۔ یہاں دھاڑا۔۔ وہ خود اپنے بیسیور پر حیران تھا۔۔ کل استعمال تو تو اسے کھلونے کی طرح ہی کرنے والا تھا۔۔ ار مہام کے طنز پر اس نے لب بھینچے۔۔۔ اس کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں بدر شاہ وہاں پہنچا۔۔ اور ار مہام سے بات کرنے لگا۔

بگ باس!!! میں بھی آؤ کیا؟؟ فجر نے ان سب جو جاتے دیکھ پوچھا
--- نہیں فجر تم گھر رک کر اوزالہ کے ساتھ رہو گی۔۔۔ درک کی
بات ہر وہ گہری سانس لیتے سر ہلا گئی۔۔۔ چلو۔۔۔ سب کو یاد ہے ناکیا
کرنا ہے؟؟ درک نے ایک بار سب سے پوچھا۔۔۔ جی باس۔۔۔۔
سب نے یک زبان ہو کر کہا۔۔۔ پھر سب باہر نکلے۔

بلیک ممبا ہمارا اور کامیاب رہا ٹارگٹ ہمارے حصار میں ہے اگلے پانچ
 منٹ میں وہ سب یہاں ہونگے۔۔۔ ایک شخص نے فون پر کہا۔۔۔
 جیسا کہا گیا ویسے کرو۔۔۔ بلیک ممبا کی آواز پر اس نے سر ہلایا۔۔۔
 اگلے ہی ان سب نے خود کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا وہ سب بلیک ممبا کے
 ہی آدمی تھے لیکن وہ اس وقت ڈیلرز کا روپ دھارے ہوئے تھے
 ۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے جیسے ہم سے کچھ بھول ہو رہی ہے۔۔۔ درک
 نے کہا اور عقابی نظریں چاروں طرف گھمائی۔۔۔ بگ باس ایسا کچھ
 نہیں ہے شکار ہمارے سامنے ہے۔۔۔ ار قم نے کہا تو درک نے اپنی
 چھٹی حس کو نظر انداز کیا۔۔۔ اور ٹھک سے ایک آدمی کی کھوپڑی میں
 فائر کیا۔۔۔ وہ وہی ڈھیر ہوا۔۔۔ سب آدمیوں میں ہل چل ہو گئی
 ۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ کیمرے میں دیکھتے اس شخص نے قہقہہ لگایا۔۔۔

درک اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا۔۔۔ ہیلو سینٹر باس!!! روحان نے
 بدر کو کال ملائی جو اس وقت یمہان اور ار مہام کے ساتھ تھا۔۔۔ ہاں
 روحان بولو!!!! بدر نے کہا تو اس سے پہلے روحان کچھ بولتا۔۔۔۔۔
 ان چاروں کو ہر طرف سے گھیر لیا گیا۔۔۔ او شٹ یہ تو ٹریپ ہے؟؟؟
 روحان کی پریشان آواز گونجی تو بدر ٹھٹھکا۔۔۔ ہیلو روحان کیا ہوا
 بتاؤ!!!! بدر کی فکر مند آواز گونجی۔۔۔۔۔ درک نے مسلسل فائرنگ
 کرنی شروع کی جس سے چارپانچ بندے ڈھیر ہوئے۔۔۔۔۔ لیکن وہ
 چاروں طرف سے گھر چکے تھے وہ سب بہادری سے مقابلہ کر رہے
 تھے لیکن وہ سب ان پر بھاری پڑ رہے تھے۔۔۔۔۔ سب نے گنز کا رخ
 ان کی طرف کیا۔۔۔ درک نے گہرا سانس لیتے ان سب کو گھورا۔۔۔۔۔
 اگلے ہی پل گنز چکی اور میں سے گولیوں کے بجائے سونیاں نکلی جو ان

کے بدن میں گھپی دراصل وہ بے ہوشی کے انجیکشن تھے۔۔۔ درک
 نے بامشکل خود کو بے ہوش ہونے سے روکا۔۔۔ لیکن اکھٹی تین چار
 سوئیاں لگی اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے ار قم وغیرہ کے ساتھ
 زمین پر گرا۔۔۔ اٹھاؤ ان کو اور جیسے بلیک ممبا نے کہا ہے ویسے ان
 سب کو باندھ دو آج وولف گینگ کی کہانی ختم ہوگی ہا ہا ہا۔۔۔ دوسری
 طرف سے آواز سنتے بدر نے پریشانی سے سر پکڑا۔۔۔ کیا کریں!!!!
 ار مہام نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔ یہمان بھی سنجیدگی سے ان کو دیکھنے
 لگا۔۔۔ لوکیشن ٹریس کرتے ہیں۔۔۔ بدر نے کہا اور یہمان نے سر
 ہلایا۔۔۔ تینوں باہر دوڑے۔

کھانا کھا لو اوزالہ!!! فجر نے اس کے سامنے کھانے رکھتے کہا تو وہ مسکرائی۔ آپ نہیں کھائے گیں فجر باجی!!! وہ بولی تو فجر مسکرائی۔۔۔ جی جی چلو دونوں کھاتے ہیں۔۔۔ فجر نے اس کی خوشی کی خاطر کہا۔۔۔ اوزالہ مسکرائی۔۔۔ آپ درک کی بہن ہیں کیا؟؟ اوزالہ نے آنکھیں پٹیٹا کر پوچھا فجر کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ آئی۔۔۔ میں ان کے لیے بہن ہی ہوں لیکن میرے لیے وہ باپ سے بڑھ کر ہے جب ساری دنیا نے مجھے دھتکارا تب مجھے درک سر نے اپنا یا مجھے اس قابل بنایا کہ میں اپنے حق کے لیے جی سکوں میں اس دنیا کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکوں اگر آج وہ ناہوتے تو شاید میں مر گئی ہوتی۔۔۔ فجر کے خم لہجے ہر اوزالہ نے

اس کو دیکھا اور بے ساختہ ہی وہ اس کے گلے لگی۔۔۔ فجر نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا اور آنکھیں موندیں۔

درک نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ پورے کمرے میں اندھیرا تھا بس ہلکی سی نیلی لائٹ آن تھی۔ ہر طرف مختلف ٹیپ، اخبار کے ساتھ ساتھ کافی کباڑ بھی تھا۔ دیوار کی اک طرف ٹمپرچر بورڈ تھا اور جگہ جگہ بڑے سے جالی والے روشن دان تھے۔۔۔۔۔ درک نے دکھتے سر کے ساتھ پورے کمرے کو دیکھا اور فل قوت سے

دھاڑا۔۔۔ دھوکھسہ۔۔۔ وہ چلایا۔۔۔ ایک دم ٹن کی آواز گونجی
درک نے الجھ کر دیکھا آہستہ آہستہ اس کو سردی کا احساس ہونے لگا
۔۔۔ ان جالی دار روشن دانوں سے ٹھنڈی ہوا باہر آنے لگی۔۔۔ ٹمپرچر
بورڈ پر گرمی کا ٹمپرچر 2- تھا۔۔۔ اوہ نو اوہ نو!!! وہ چیخا۔۔۔ مجھے خود
کو گرم رکھنا ہو گا۔۔۔ وہ کہتے اٹھا اور پیش اپ کرنے لگا اس کا بدن
دھیرے دھیرے گرم ہونے لگا ہوتا جسم پسینہ پسینہ تھا۔۔۔ لیکن
کمرے میں سردی کا احساس بڑھنے لگا۔۔۔

روحان نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ جس کے چاروں طرف الیکٹرک وائر گھوم رہی تھیں۔۔۔ روحان نے خود کو کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ مضبوطی سے بندھا تھا۔۔۔ اس کی نظر ایک شیشے کے بڑے باکس میں بندھے رقم پر پڑی باکس میں موجود پانی برائے نام تھا۔۔۔ اے باس؟!!! روحان چیخا۔۔۔ رقم نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ تراب اٹھو!!! روحان کی نظر تراب پر پڑی جو رسی سے لٹکا ہوا تھا رسی نے اس کے ہاتھ کو پیچھے سے باندھا ہوا تھا اور ایک رسی کا پھندا گلے میں تھا۔ اس کے پاؤں کے نیچے ایک ڈرم تھا جس پر وہ کھڑا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب کیا ہے؟؟؟ رقم نے خود کو نکالنے کی کوشش کرتے کہا۔۔۔۔۔ بگ باس کہاں ہیں؟؟؟ تراب دھاڑا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ ایک آواز گونجی سب نے چاروں طرف دیکھا

لیکن کوئی نہیں تھا۔۔۔ اچانک ار قم کی نظر دیوار پر لگے سپیکر پر لگی
 ۔۔۔ جس میں سے آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔ بہت سنا ہے ولف گینگ
 کے لوگوں کے بارے میں۔۔۔ اور تم لوگوں کی وفاداری اور دوستی کے
 بارے میں۔۔۔ تو آج ہو جائے مقابلہ!!!! یہ جو باکس ہے جس میں تم
 بند ہو۔۔۔ اس میں دھیرے دھیرے پانی بڑھنا شروع ہو گا۔۔۔
 آدھے گھنٹے بعد یہ فل بھر جائے گا اور تم ڈوب کر مر جاؤ گے۔۔۔ اگر تم
 نے خود کو بچانے کے لیے یہ باکس توڑنے کی کوشش کی تو یہ سارا پانی
 ان الیکٹرک وائر پر جائے گا جس میں پہلے سے زیادہ کرنٹ آ جائے گا اور
 تمہارا یہ ساتھی یہی بیٹھے بیٹھے کر جائے گا۔۔۔ اگر تم باکس نا توڑو تو یہ
 بچ جائے گا۔۔۔ سپیکر پر آواز گونجی تو ار قم نے ضبط سے آنکھیں موندیں
 ۔۔۔ روحان نے دانت بھینچے۔۔۔ تم اگر ان وائر سے خود کو ٹکرا دو گے

تو یہ جو تمہارا تیسرا سا تھی ہے جس کی رسی تمہاری چیئر کے ساتھ بندھی ہے وہ ڈھیلی ہو جائے گی اور آسانی سے بچ جائے گا۔۔۔ لیکن اگر تم نے خود کو چھڑا لیا تو یہ رسی خود اوپر ہو جائے گی اور یہ مر جائے گا۔۔۔ اب کے وہ شخص روحان سے بولا تھا۔۔۔ روحان نے ایک نظر سب کو دیکھا۔۔۔ اگر تم خود اپنے پیروں سے اپنے نیچے موجود ڈرم کو گرا دو اور خود پھانسی پر لٹک جاؤ تو یہ جو تمہارا پہلا سا تھی ہے اس کے باکس کا دروازہ جو تمہاری رسی کے ساتھ اٹیچ ہے خود باخود کھل جائے گا۔۔۔ اور پانی بند ہو جائے گا۔۔۔ اب کے وہ تراب سے مخاطب تھا۔۔۔ تو اب کھیل یہ ہے کہ تم تینوں میں سے کسی ایک کو اپنی جان دینی ہوگی۔۔۔ چوائس تمہاری۔۔۔ ہا ہا ہا خود کو بچا لو یا اپنے دوست کو!!!!

تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔ مزہ آئے گا۔۔۔ چلو تمہارا ٹائم شروع

ہے جو ہمارے ساتھیوں کو بچا سکتا ہے۔۔۔۔۔ بدر نے کہا تو ار مہام اور
یمہان نے حیرت سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ!!!!!! دونوں نے
دھیرے سے کہا بدر نے سر ہلایا۔۔۔۔۔ لیکن وہ تو!!!!!! یمہان نے کچھ
کہنا چاہا لیکن ار مہام نے اس کو روکا۔۔۔۔۔ بدر نے کال ملائی۔۔۔۔۔ اور
فون پر کچھ کہنے لگا۔۔۔



درک کے ہونٹ نیلے ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ سردی سے وہ کپکپا
رہا تھا۔۔۔۔۔ پورا جسم برف کی مانند ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ مم مجھے یہی یہاں

سے نکل نکلنا ہو گا۔۔۔ وہ بڑ بڑایا۔۔۔ سردی کی شدت سے دانت بج رہے تھے کمرے کا ٹمپرچر 5- ہو گیا تھا۔۔۔ درک نے وہ جالی کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ بہت مضبوط تھی دوسرا سردی کی شدت سے وہ اپنی جگہ پر جم سی گئی تھی۔۔۔ مم مجھے اس کو کلک کھ کھولنا ہو گا شش شاید اس مم میں کچھ ہو۔۔۔ درک خود سے بولا اور ایک سریے کا زوردار وار اس پر کیا جس سے جالی اپنی جگہ سے ہل گئی درک دائیں ہاتھ سے اس کا کنڈا پکڑ کر دھاڑتے ہوئے اس کو کھینچا جس سے وہ کھل گئی لیکن درک کا پورا ہاتھ خونم خون ہو گیا۔۔۔ درد کے شدت سے اس نے دانت بھینچے لڑکھڑاتے قدموں سے وہ زمین پر پڑی ٹیپ کو کھولتا اپنے زخم پر باندھنے لگا۔۔۔ آگ آگ آگ آگ!!! اخبار کو دیکھتے اس کے زہن میں جھماکا ہوا کانپتے ہاتھوں سے اس نے اخباروں کو ایک جگہ پر

جمع کیا اور اپنی جیب ٹٹولی۔۔۔۔۔ سگریٹ پینے کا ایک فائدہ تو ہوا تھا کہ
آسانی سے اس کو اپنی جیب سے لاسٹر مل گیا تھا۔۔۔۔۔ درک نے کانپتے
ہاتھوں سے آگ جلائی۔۔۔۔۔ آگ کے جلتے ہی اس کو کچھ سکون حاصل
ہوا۔۔۔۔۔ مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔۔۔ اس نے جیب سے اپنا فون نکالا
لیکن وہاں نیٹورک بالکل نہیں تھے۔۔۔۔۔ آہستہ۔۔۔۔۔ وہ بے بسی سے
دھاڑا۔۔۔۔۔ لائف میں دوسری دفعہ وہ اتنا بے بس تھا۔۔۔۔۔ پتا نہیں وہ
سب کیسے ہونگے۔۔۔۔۔ درک نے تکلیف سے سوچا۔۔۔۔۔

آگ ختم ہوتے ہی سردی پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر گئی۔۔۔۔۔

درک نے ٹیپ کو اپنے جسم پر سختی سے لپیٹنا شروع کیا تاکہ وہ کچھ گرمائش حاصل کر سکے۔۔۔۔۔ ٹمپرچر 11- ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ درک کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔۔۔ ٹھاہ!!!! ایک زوردار آواز کے ساتھ اس کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔۔۔ درک نے دروازے کی طرف دیکھا اس کی پوری باڈی بے جان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ایک اونچا لمبا شخص اندر داخل ہوا اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے پیچھے سے ہی تین بندے اس کے دائیں طرف اور تین بندے بائیں طرف ہوئے۔۔۔۔۔ دائیں طرف سے دو بندے اور بائیں طرف سے بھی دو بندے آگے آئے انہوں نے ایک دوسرے کی کمر کے ساتھ کمر جوڑ کر اس کی شکل میں ہوتے چاروں کونوں میں لگے سی سی ٹی وی

کیمرے پر بندوق تانی۔۔۔۔۔ ٹھا، ٹھا، ٹھا، ٹھا ایک ساتھ چار گولیاں چلی
 اور کیمرے زمین بوس ہوئے۔۔۔۔۔ درک نے بامشکل آنکھیں کھولی اور
 اپنی طرف بڑھتے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھیں فل آب و تاب سے
 چمکی۔۔۔۔۔ ہونٹوں پر سائیڈ سائل آئی اور اس کی آنکھیں بند ہوئیں
 ۔۔۔۔۔ جلدی آگ جلاؤہری آپ۔۔۔۔۔ وہ شخص بولتا درک کو اٹھاتا باہر
 لایا۔۔۔۔۔ اتنی دیر میں اس کے ساتھی آگ جلا چکے تھے۔۔۔۔۔ سب
 اپنے ہاتھ گرم کر کے ان کے جسم پر لگاؤ۔۔۔۔۔ وہ چیخا تو سب جلدی
 جلدی وہی کرنے لگے۔۔۔۔۔ وہ شخص اس کے سینے پر دباؤ دیتے
 آکسیجن کی کمی پوری کرنے لگا۔۔۔۔۔ سی پی آر۔۔۔۔۔ ایک شخص
 شرارت اور پریشانی سے بولا تو اس شخص نے گھور کر اسکو دیکھا اور اس کو
 سی پی آر دینے لگا۔۔۔۔۔ ایک شخص اس کا پاؤں مسلتا اس کو گرمائش

دے رہا تھا اور ایک ہاتھوں کو مسل کر۔۔۔۔۔ کچھ منٹ کی محنت کے بعد

I I am proud of you !!!!! اس کو ہوش آیا۔۔۔۔۔

درک نے مسکرا کر دھیمی آواز کہا تو سب نے خوشی سے اس کو دیکھا اور

اس کے الفاظ پر ان سب نے فخر سے گردن اکڑائی۔۔۔۔۔ اگلے ہی پل وہ

اس کو لے کر ہاسپٹل روانہ ہوئے۔۔۔۔۔ کال کر کے بتا دو بگ باس سیو

ہیں۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک شخص بھاری آواز میں بولا تو سب نے سر ہلایا

Zubi Novels Zone

پانی ار قم کی گردن تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔ آہسہ۔۔۔۔۔ ار قم نے ایک زوردار وار کیا کندھے سے اور شیشہ ٹوٹ گیا پانی بہتا ہوا الیکٹرک وائر سے ٹکرایا اور وہ پہلے سے زیادہ کرنٹ مارنے لگی اور تیز گھومنے لگی۔۔۔۔۔ ار قم گھٹنوں کے بل بیٹھتے گہری گہری سانس لینے لگا۔۔۔۔۔ اس ہی وقت بدر شاہ، یمہان درانی اور مہام نے اندر قدم رکھا۔۔۔۔۔ ار مہام نے دوڑ کر سوئچ آف کیا جس وائر نے گھومنا بند کیا۔۔۔۔۔ یمہان نے بھاگ کر تراب کی رسیاں کھولنی شروع کی اور اس کو آرام سے نیچے اتارا۔۔۔۔۔ ار قم کو بدر نے کھڑا کیا۔۔۔۔۔ اور اس کو سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

بب بگ باس کلک کہا۔ ہیں؟؟؟؟؟ روحان نے پوچھا۔۔۔۔۔ تینوں نے ہونٹ بھینچے۔۔۔۔۔ تب ہی بدر کا فون رنگ ہوا۔۔۔۔۔ سیکرٹ مین

!!!! دیکھ کر اس نے کال اٹھائی۔۔۔۔۔ بدر شاہ سپیکنگ !!! وہ گہری

سانس لیتے بولا۔۔۔۔۔ تھینک گاڈ۔۔۔۔۔ یہاں بھی سب انڈر کنٹرول ہے
سب سیو ہیں۔۔۔۔۔ بدر خوشی سے بولا۔۔۔۔۔ بگ باس خیریت سے ہیں
!!! وہ خوشی سے بولا تو سب نے سکوں کا سانس لیا اور ایک دوسرے
کے سینے سے لگے۔۔۔۔۔ تو بلیک ممبا!!! ہماری وفاداری اور دوستی کا
امتحان تم نے لے لیا ہم پورے نمبروں سے پاس آئے ہیں!!! لیکن یہ
تم نے بہت غلط کہ اب تم جہاں بھاگ سکتے ہو بھاگ جاؤ کیونکہ ولف
جاگ چکا ہے اور پہلے سے زیادہ خطرناک ہو گیا ہے اب وہ تمہیں پاتال
سے بھی کھینچ کر لائے گا۔۔۔۔۔ اپنی باری کا انتظار کرنا۔۔۔۔۔ ارقم نے
دھاڑ کر کہا اور ایک دوسری کی سنگت میں وہ وہاں سے نکلے سب کا رخ
ہاسپٹل کی طرف تھا ان کو اپنے بگ باس اپنے محسن سے ملنا تھا۔۔۔

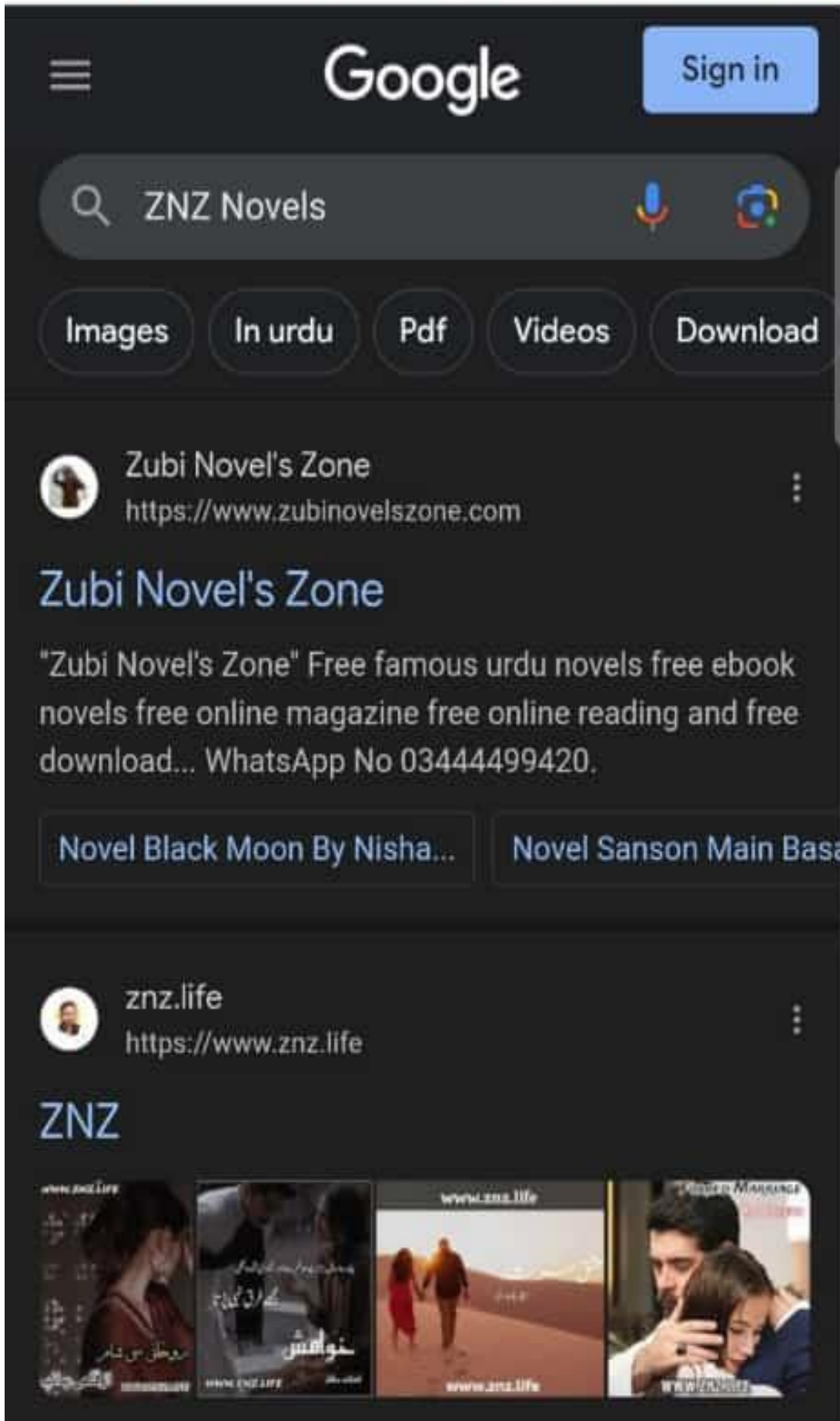
جس کا وجود ہی ان سب کے لیے جینے کی امنگ تھا۔۔۔ اور وہ اس کے
بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

△△△



اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>